TUE.2.July.2024
VOLUME:19 NO: 168
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

30 سالہ جشن ورقِ تازہ
Celebrating 30 years of WARAQU-E-TAZA
May 1994 - April 2024

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز منگل 2/جولائی 2024
جلد:19 شمار 168
25/ذی الحجہ 1445ھ
قیمت 3=00 روپئے
صفحات: 4

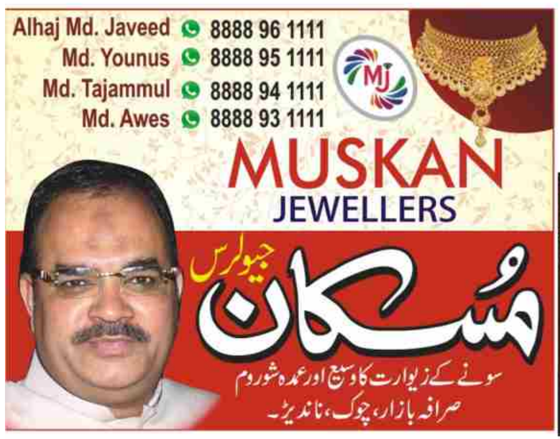

سی بی آئی کی گرفتاری کے خلاف

کجریوال دہلی ہائیکورٹ سے رجوع

نئی دہلی: ایکسائز پالیسی تنازعہ کے مبینہ اسکام کے ملزم دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کجریوال نے مرکزی تفتیشی بیورو کی طرف سے دیے گئے گرفتاری کے نوٹس پر خصوصی عدالت کے حکم کے ساتھ ساتھ گرفتاری کو جواز فراہم کرنے والے ریمارکس کے خلاف دہلی ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے ۔ملزم کجریوال، جو انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کے مقدمے میں مارچ سے تہاڑ جیل میں عدالتی حراست میں بند تھے ان کو سی بی آئی نے 26 جون کو باضابطہ طور پر گرفتار کیا تھا۔اسی دن سی بی آئی کی درخواست پر خصوصی عدالت نے انہیں تین دن کیلئے اس مرکزی تفتیشی ایجنسی کی تحویل میں بھیج دیا تھا۔حراست کی مدت ختم ہونے کے بعد خصوصی عدالت نے ہفتہ 29 جون کو سی بی آئی کی درخواست پر انہیں 12 جولائی تک عدالتی حراست میں بھیج دیا۔راؤز ایونیو میں واقع خصوصی تعطیلاتی جج سنینا شرما نے یہ حکم اس وقت دیا جب سی بی آئی نے کجریوال کی حراست میں توسیع نہ کرنے اور انہیں 14 دن کے لئے عدالتی حراست میں بھیجنے کی درخواست کی تھی۔سی بی آئی کی طرف سے یہ دلیل دی گئی کہ کجریوال ایک بااثر سیاست دان ہیں۔ اگر نہیں حراست میں نہیں رکھا گیا تو وہ ثبوت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر سکتے ہیں اور گواہوں پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ راؤز ایونیو میں واقع خصوصی عدالت کے تعطیلاتی جج ایتابھ راوت نے 26 جون کو کجریوال کو تین دن کی سی بی آئی حراست میں بھیجنے کا حکم دیا تھا۔جب حراست کی مدت 29 جون کو ختم ہوئی تو سی بی آئی نے انہیں دوبارہ عدالت میں پیش کیا۔وزیر اعلیٰ کجریوال، جو ایکسائز پالیسی سے متعلق مبینہ منی لانڈرنگ کیس میں 21 مارچ کو انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے ذریعہ گرفتاری کے بعد تہاڑ جیل میں عدالتی حراست میں تھے،کو سی بی آئی نے 26 جون کو گرفتار کیا تھا۔عدالت کی اجازت پر سی بی آئی نے کجریوال سے 25 جون کو جیل میں پوچھ گچھ کی تھی۔ پوچھ گچھ کے بعد انہیں 26 جون کو باضابطہ طور پر گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا گیا۔اس سے پہلے 20 جون کو خصوصی عدالت نے ای ڈی کے ذریعہ درج کیس میں کجریوال کو ضمانت دی تھی۔ ای ڈی کی درخواست پر دہلی ہائی کورٹ نے 21 جون کو عبوری حکم امتناعی جاری کر دیا تھا۔

’شیو کی طرح ہم بھی زہر پیتے رہے‘، نام نہاد ہندو اور تشدد کے حوالے سے

راہل گاندھی کا پارلیمنٹ میں بی جے پی پر سخت حملہ

نئی دہلی: یکم / جولائی (ایجنسیز) پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے آج چھٹے روز اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے بی جے پی پر جم کر حملہ کیا۔ راہل گاندھی کا یہ حملہ اس قدر شدید تھا کہ پی ایم مودی سے لے کر وزیر داخلہ امت شاہ تک احتجاج کرتے ہوئے نظر آئے۔ راہل گاندھی نے اپنی تقریر میں ان تمام موضوعات پر بی جے پی کو نشانہ بنایا جن کا وہ پارلیمنٹ کے باہر تذکرہ کرتے رہے ہیں۔ راہل گاندھی نے ہندو مذہب سے لے کر حکومت کی پالیسوں تک، منی پور سے لے کر کشمیر تک حکومت کے طریقۂ کار پر تنقید کی۔اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے کہا کہ بی جے پی مسلسل آئین پر حملہ کر رہی تھی، جس کے نتائج انتخابات میں نظر آئے۔ ہمارے کئی لیڈروں کو جیلوں میں ڈال دیا گیا۔ ایک لیڈر ابھی جیل سے باہر آیا ہے جبکہ دوسرا ہنوز قید میں ہے۔ مجھ پر بھی حملہ ہوا اور یہ سب ملک کے وزیر اعظم کے حکم پر کیا گیا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ میرے خلاف 20 سے زائد مقدمات درج ہوئے اور مجھے دو سال قید کی سزا سنائی گئی۔ میرا گھر چھین لیا گیا اور میڈیا میں میرے خلاف 24 گھنٹے مہم چلائی گئی۔ مجھ سے 55 گھنٹے تک تفتیش کی گئی۔ جب یہ ختم ہوا تو ایک افسر نے مجھے آف کیمرہ کہا کہ آپ 55 گھنٹوں تک بیٹھے رہے، کسی طرح کی حرکت کیوں نہیں کی۔ آپ تو پتھر جیسے ہیں۔ دورانِ تقریر راہل گاندھی نے ایوان میں شیو کی تصویر دکھائی اور کہا کہ ہم شیو کی پناہ میں ہیں۔ اس سے ہمیں مشکل حالات سے لڑنے میں مدد ملی۔ شیو کے احسانات کا ذکر کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ شیو نے زہر پی لیا تھا اور نیل کنٹھ ہو گئے تھے۔ ہم نے اس سے سبق سیکھا اور زہر پیتے رہے۔ شیو کی علامتوں کا ذکر کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ بائیں ہاتھ میں ترشول ہمیں عدم تشدد کا پیغام دیتا ہے، یہ اگر دائیں ہاتھ میں ہوتا تو تشدد کی علامت بن جاتا۔ اس کے علاوہ ان کے ’ابھئے مدرا‘ (بے خوف انداز) میں اٹھایا ہوا ہاتھ کانگریس کے نشان جیسا ہے۔ راہل گاندھی نے اسلام کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ پیغمبر کہتے ہیں کہ خدا ہمارے ساتھ ہے ہمیں ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ یعنی اسلام میں بھی خوف سے دور رہنے کا پیغام دیا گیا ہے۔ راہل گاندھی نے سکھ مذہب کے گرو نانک کی تصویر بھی دکھائی۔ شیو کی ’ابھئے مدرا‘ کا ذکر کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ یہ ابھئے مدرا یہ پیغام دیتا ہے کہ نہ ڈرو اور نہ ڈراؤ۔ جبکہ خود کو ہندو کہنے والے کچھ لوگ دن بھر تشدد میں ملوث رہتے ہیں۔ اس پر بی جے پی کے ارکان پارلیمنٹ نے ہندوؤں کو تشدد سے جوڑنے کے معاملے قرار دیتے ہوئے ہنگامہ شروع کر دیا۔ بی جے پی ارکان نے کہا کہ یہ ہندو سماج کی توہین ہے۔ اسے ہندو سماج کی توہین قرار دینے کے لیے خود پی ایم مودی کھڑے ہوئے، جس پر راہل گاندھی نے کہا کہ ہندو کا مطلب صرف بی جے پی اور آر ایس ایس ہی نہیں ہوتا۔ راہل گاندھی کے اس بیان پر وزیر داخلہ امت شاہ بھی اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے اور لوک سبھا اسپیکر اوم برلا سے احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ راہل گاندھی کا یہ بیان پارلیمانی اصول کے خلاف ہے۔ امت شاہ نے مطالبہ کیا کہ انہیں ملک سے معافی مانگنی چاہئے۔ اس کے بعد لوک سبھا اسپیکر نے راہل گاندھی کو قابل اعتراض باتوں سے بچنے کا مشورہ دیا، جس پر راہل گاندھی نے کہا کہ یہ لوگ خوف پھیلا رہے ہیں، حالانکہ انہیں ایودھیا سے بھی پیغام مل گیا ہے کہ ڈر نہ پھیلائیں۔

پارلیمنٹ میں راہل گاندھی نے جیسے ہی شیو کی تصویر اٹھائی گھوم گیا کیمرہ، کانگریس نے کہا ’دیکھیے جادو‘

نئی دہلی: یکم/ جولائی (ایجنسیز) پارلیمانی اجلاس کے دوران کانگریس نے ایک بار پھر پارلیمنٹ میں کیمرے کا معاملہ اٹھایا ہے۔ سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ کے ذریعے کانگریس نے ایوان میں راہل گاندھی کے خطاب کی ایک ویڈیو شیئر کی ہے، جس میں دیکھا جا سکتا ہے کہ جیسے ہی راہل گاندھی شیو کی تصویر ہاتھ میں اٹھاتے ہیں، کیمرے ان کی جانب سے گھوم کر لوک سبھا اسپیکر اوم برلا پر مرکوز ہو جاتا ہے۔ اس ویڈیو کو ’ایکس‘ پر شیئر کرتے ہوئے کانگریس نے لکھا ہے کہ ’’پارلیمنٹ میں کیمرہ کیسے چلتا ہے، دیکھئے جادو‘‘۔ واضح رہے کہ راہل گاندھی نے ایوان میں شیو کی تصویر دکھا کر حکمراں جماعت پر سخت حملہ کیا تھا۔ شیو کے ’ابھئے مدرا‘ کے حوالے سے راہل گاندھی نے کہا تھا کہ یہ ہمیں بے خوفی سکھاتا ہے مگر خود کو ہندو کہنے والے ڈر اور خوف پھیلا رہے ہیں۔ اس پر حکمراں جماعت نے اعتراض کیا اور کہا کہ راہل گاندھی نے ہندوؤں کی توہین کی ہے۔ اس اعتراض پر راہل گاندھی نے سخت جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہندو کا مطلب صرف بی جے پی اور آر ایس ایس ہی نہیں ہوتا۔ اس سے قبل پارلیمنٹ کے اسی مانسون اجلاس کے دوران کانگریس نے پارلیمنٹ کی سنسد ٹی وی پر جانبداری کا الزام عائد کیا تھا۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے 27 جون کو ’ایکس‘ پر اعداد و شمار کے ساتھ ایک ویڈیو شیئر کیا تھا جس میں انہوں نے بتایا تھا کہ پارلیمنٹ میں صدر جمہوریہ کی تقریر کے دوران پی ایم مودی کو 73 بار سنسد ٹی وی پر دکھایا گیا جبکہ اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کو محض 6 بار۔ بہرحال، حکمراں جماعت کے ذریعے راہل گاندھی پر ہندوؤں کی توہین کے الزام کا کانگریس کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے بھی جواب دیا ہے۔ خبر رساں ایجنسی اے این آئی سے بات کرتے ہوئے پرینکا گاندھی نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کبھی بھی ہندوؤں کی توہین نہیں کر سکتے۔ انہوں نے ایوان میں بہت واضح طور پر اپنی بات رکھی ہے۔ انھوں نے بی جے پی اور بی جے پی لیڈران کے بارے میں بات کی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ صدر جمہوریہ کے خطاب پر شکریہ کی تحریک پر راہل گاندھی کی تقریر سننے کے لیے پرینکا گاندھی پیر کو پارلیمنٹ ہاؤس پہنچی تھیں۔

آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے عہدیداران کا انتخاب

نئی دہلی: آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت (رجسٹرڈ) کے عہدیداران کے ناموں کا آج اعلان کیا گیا۔ اوکھلا کے ہوٹل ریور ویو میں منعقدہ پریس کانفرنس کے دوران مشاورت کے آئندہ منصوبوں کے اعلان کے ساتھ ملک کے موجودہ حالات پر بھی اظہار خیال کیا گیا۔ مشاورت کے صدر ڈاکٹر ظفر الاسلام خاں نے اپنی نئی ٹیم کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ موجودہ دستور کے مطابق تین نائب صدور کے طور پر پروفیسر محمد سلیمان، مولانا جنان اصغر مولائی اور مفتی عطاء الرحمن قاسمی کے ناموں کا اعلان کیا گیا جبکہ جنرل سکریٹری کے طور پر معصوم مراد آبادی اور ورکنگ جنرل سکریٹری کے طور پر سید تحسین احمد کے نام کا اعلان کیا گیا۔ ان کے علاوہ محمد شمس الضحیٰ (خزانچی) ڈاکٹر جاوید احمد (سکریٹری) اور ابرار احمد مکی (ایگزیکیٹو ممبر) کا انتخاب عمل میں آیا۔ گورننگ باڈی کے ارکان کے طور پر جن سرکردہ شخصیات کا انتخاب عمل میں آیا ان میں فیروز خاں غازی، ڈاکٹر انوار الاسلام، شبیر احمد انصاری، بصیر احمد خان، منظور احمد، حافظ رشید احمد چودھری، کمال فاروقی، مولانا جلال حیدر نقوی، محمد انوار، پروفیسر عرشی خان، ڈاکٹر سید مہر الحسن، سہیل انجم، شاہد شریف شیخ عظمیٰ ناہید، عبدالرشید اور دیگر شامل ہیں۔ اگوان، حافظ منظور علی خاں، پروفیسر اختر الواسع، مولانا سفیان قاسمی، قاضی زین الساجدین، عامر ادریسی اور ڈاکٹر کوثر عثمان شامل ہیں۔ یہ انتخاب آئندہ دو سالہ میقات کے لئے عمل میں آیا ہے۔

زبردستی منظور نئے فوجداری قوانین کو روکا جانا چاہیے: سیلجا

چندی گڑھ: کانگریس کی جنرل سکریٹری اور رکن پارلیمنٹ کماری سیلجا نے پیر کو الزام لگایا کہ فوجداری انصاف کے نظام کے تین قوانین جو آج سے نافذ العمل ہو رہے ہیں، 146 ممبران پارلیمنٹ کو معطل کر کے زبردستی منظور کرائے گئے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس بل میں ترمیم کی جائے۔ اسے دوبارہ پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے اور بحث کر کے پاس کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ آئی پی سی، سی آر پی سی اور انڈین ایویڈنس ایکٹ، انڈین جوڈیشل کوڈ، انڈین سول ڈیفنس کوڈ اور انڈین ایویڈنس ایکٹ کی جگہ جو تین نئے قوانین نافذ کیے جا رہے ہیں، ان کو فوری طور پر روکا جائے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ نئے فوجداری قوانین ہندوستان کو ایک فلاحی ریاست سے پولیس ریاست میں تبدیل کرنے کی بنیاد رکھیں گے۔ قوانین پر پارلیمنٹ میں دوبارہ بحث ہونے کے بعد ہی کوئی فیصلہ کیا جانا چاہیے۔ سیلجا نے کہا کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں، عدالتی حکام اور قانونی ماہرین کے سامنے بہت بڑے چیلنجز ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ قوانین کسی نہ کسی وقت شہریوں کی بڑی تعداد کو متاثر کریں گے۔ حکومت نے جس طرح سے ان قوانین کو پارلیمنٹ میں لانے میں جلدی کی اور جس طرح ان پر عمل درآمد کیا، وہ جمہوریت میں کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے۔

تفتیشی ایجنسیوں کے غلط استعمال کے خلاف

پارلیمنٹ کے گیٹ کے باہر اپوزیشن کا زبردست احتجاج

نئی دہلی: یکم/ جولائی (ایجنسیز) پارلیمنٹ میں جاری مانسون اجلاس کے دوران اپوزیشن انڈیا الائنس کے ارکان پارلیمنٹ نے پارلیمنٹ کے گیٹ کے باہر زبردست احتجاج کیا۔ اپوزیشن ارکین نے یہ احتجاج تفتیشی ایجنسیوں کے غلط استعمال کے خلاف کیا۔ دورانِ احتجاج ارکان پارلیمنٹ نے حکومت کے خلاف جم کر نعرے بازی کی۔ یہ احتجاج لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کی قیادت میں ہوا، جس میں انڈیا الائنس کی تمام پارٹیاں شریک ہوئیں۔ اس موقع پر ارکان پارلیمنٹ اپنے ہاتھوں میں تختیاں اٹھا رکھی تھیں جن پر ای ڈی و سی بی آئی کا غلط استعمال بند کرو، بی جے پی میں جاؤ بدعنوانی کا لائسنس پاؤ اور مودی سرکار کی تانا شاہی نہیں چلے گی جیسے نعرے لکھے ہوئے تھے۔ اس احتجاج میں شریک عام آدمی پارٹی کے لیڈر سنجے سنگھ نے کہا کہ ہمارا یہ احتجاج تفتیشی ایجنسیوں کے غلط استعمال کے خلاف تھا۔ انہوں نے بی جے پی سے پوچھا ہے کہ دہلی کے وزیر اعلیٰ نے ایسا کیا جرم کیا ہے کہ انہیں گرفتار کیا گیا؟ کیا بی جے پی اس کا جواب دے گی؟ نیوز ایجنسی اے این آئی سے بات کرتے ہوئے سنجے سنگھ نے کہا کہ سی بی آئی اور ای ڈی کے ذریعے اپوزیشن لیڈروں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ دہلی ایکسائز پالیسی کیس میں سی ایم اروند کجریوال کی گرفتاری غلط ہے۔

ہم پیپر لیک و بیروزگاری اور مودی جی منگل سوتر و مجرا کی بات کرتے ہیں

وزیراعظم کی انتخابات کے دوران اپوزیشن کے خلاف تقاریر پر سخت تنقید، راجیہ سبھا میں کھرگے کا خطاب

نئی دہلی: راجیہ سبھا میں صدر جمہوریہ کے خطاب پر تحریک شکریہ کے دوران خطاب کرتے ہوئے کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھرگے نے حکومت اور وزیر اعظم مودی پر سخت تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ جب ہم کسانوں کی بات کرتے ہیں تو مودی بھینسیں چھیننے کی بات کرتے ہیں۔ جب ہم بی جے پی کی تخریب کاری والی سیاست پر بات کرتے ہیں تو مودی اورنگ زیب کی بات کرنے لگتے ہیں۔ جب ہم پیپر لیک کی بات کرتے ہیں تو مودی منگل سوتر و مجرا کی بات کرنے لگتے ہیں۔ جب ہم بے روزگاری کی بات کرتے ہیں تو مودی جی من کی بات کرنے لگتے ہیں۔ کھرگے نے وزیر اعظم مودی کے جائیدادوں کی تقسیم سے متعلق بیان سمیت انتخابی تقاریر کا حوالہ دیتے ہوئے ان پر اپوزیشن پارٹیوں کی توہین کا الزام بھی عائد کیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے کہا کہ اگر انہیں اپنے ووٹ بینک کے سامنے مجرا کرنا ہے تو کریں۔ اس پر ایوان میں ہنگامہ ہو گیا۔ کھرگے نے کہا کہ سچ بولنے والے اکثر بہت کم بولتے ہیں، مگر جھوٹ بولنے والے مسلسل اور مستقل بولتے ہیں۔ ایک سچ کے بعد مزید سچ کی ضرورت نہیں مگر ایک جھوٹ کے بعد سینکڑوں جھوٹ بولے جاتے ہیں۔ وزیر اعظم مودی جی کی ’امرت وانی‘ ہے، میں نے یہاں رکھا۔ اگر آپ کو یا ان کو دکھ ہوا ہے تو معذرت چاہتا ہوں۔ انتخابی مہم کے دوران وزیر اعظم کی تقریروں کا حوالہ دیتے ہوئے کانگریس کے قومی صدر نے کہا کہ وزیر اعظم مودی نے 421 بار مندر، مسجد اور دیگر مذاہب کے بارے میں بات کی۔ پاکستان اور اقلیتوں کے بارے میں 224 بار بات کی۔ کانگریس کے منشور کو ایک خاص مذہب سے جوڑ دیا۔ انہوں نے کہا کہ 75 سالوں میں مختلف پارٹیوں کے وزرائے اعظم نے الیکشن میں مہم چلائی لیکن ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ ہم نے الیکشن کمیشن سے 117 شکایات کیں لیکن کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ انتخابات کے دوران کانگریس کے کھاتے ضبط کیے گئے اور انکم ٹیکس کے نوٹس موصول ہوئے۔ آپ ’لیول پلے گراؤنڈ‘ بولتے ہیں اور الیکشن آنے پر اپوزیشن پارٹیوں کے اکاؤنٹ منجمد کر دیتے ہیں۔ حکمراں پارٹی نے چندہ لیا اور الیکٹورل بانڈ کے ذریعے پارٹی کے لیے غیر قانونی طور پر ہزاروں کروڑ روپے کمائے۔ ملکارجن کھرگے نے کہا کہ عوام تاریخ کے حوالے سے فیصلے کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ جھوٹ بولنا، لوگوں کو تقسیم کرنا یہ سب پہلی بار ہو رہا ہے۔ یہ کام پہلے کسی وزیر اعظم نے نہیں کیا۔ اس دوران وزیر اعظم مودی کو نعرے دینے میں ماہر بتاتے ہوئے کھرگے نے کہا کہ اپوزیشن 10 سال سے کہہ رہا ہے کہ نعرے مت دیجیے، کام کیجیے۔ آپ 14 ممالک میں گئے، الیکشن میں سینکڑوں تقریریں کیں، آپ منی پور کیوں نہیں گئے؟ کھرگے نے جارحانہ رخ اختیار کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے کچھ لوگوں کو سہارا دیا اور کچھ کو ترقی دی لیکن غریبوں کو تباہ کر دیا۔

مکھیہ منتری تیرتھ درشن یوجنا میں مسلمان نظر انداز

رئیس شیخ نے وزیر اعلیٰ سے مسلمانوں کے مقدس مقامات کو شامل کرنے کا مطالبہ کیا

ممبئی (شارف انصاری):- مہاراشٹر اسمبلی کے مانسون اجلاس میں حکومت کی طرف سے بزرگ شہریوں کے لئے مکھیہ منتری تیرتھ درشن یوجنا شروع کرنے کا اعلان کیا گیا ہے جس کا سماج وادی پارٹی کے بھیونڈی مشرق سے رکن اسمبلی رئیس شیخ نے استقبال کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ریاست میں اس یوجنا میں مسلمانوں کو بھی شامل کیا جائے۔ مہاراشٹر اسمبلی کے مانسون اجلاس میں آج توجہ طلب نوٹس کے تحت عوامی نمائندوں نے اپنے اپنے مذہب کے مقدس مقامات کے درشن کرانے کی بات کہی جس میں ہندو، عیسائی، بودھ اور جین مذہب شامل ہے لیکن اس میں مسلم سماج کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں رئیس شیخ نے ریاست کے وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کو خط لکھ کر مطالبہ کیا ہے کہ مانسون اجلاس میں توجہ طلب نوٹس کے تحت پیش کی گئی تجویز میں ہندو، عیسائی، بودھ اور جین مذہب کو شامل کیا گیا ہے لیکن اس میں مسلم سماج کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم مکھیہ منتری تیرتھ درشن یوجنا کے تحت مذکورہ مذاہب کو شامل کرنے کا خیر مقدم کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس میں مسلم سماج کو بھی شامل کیا جائے۔ رئیس شیخ نے کہا کہ مہاراشٹر عظیم صوفی بزرگوں کی بھی زمین ہے جس میں حاجی علی درگاہ، حاجی ملنگ درگاہ، دیوان شاہ درگاہ اور دیگر عظیم بزرگوں کے مقدس مقامات واقع ہیں جہاں پر سبھی مذاہب کے لوگ جاتے ہیں اور اس سے ان کی عقیدت وابستہ ہے لہٰذا ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت اس جانب توجہ دیتے ہوئے ہمارے مطالبات کو تسلیم کرے گی۔

نئے فوجداری قوانین 90 سے 99 فیصدی کاپی پیسٹ کچھ تبدیلیاں غیر آئینی: چدمبرم

نئی دہلی: یکم/ جولائی (ایجنسیز) یکم جولائی سے ملک میں فوجداری کے تین نئے قوانین نافذ کیے گئے ہیں۔ ان نئے فوجداری قوانین کے خلاف اپوزیشن حکومت پر سخت حملہ آور ہے۔ کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے اگر انہیں ارکان پارلیمنٹ کو معطل کر کے زبردستی منظور کیا گیا قوانین قرار دیا ہے تو کانگریس کے سینئر لیڈر پی چدمبرم نے کہا ہے ان قوانین میں 99 فیصدی کاپی پیسٹ (دیگر قوانین کا نقل) ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ان میں کچھ تبدیلیاں غیر آئینی ہیں۔ پی چدمبرم نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر لکھا ہے کہ آئی پی سی، سی آر پی سی اور ایویڈینس ایکٹ کی جگہ لینے والے تین فوجداری قوانین آج سے نافذ ہو گئے ہیں۔ 90-99 فیصد نام نہاد نئے قوانین کٹ، کاپی اور پیسٹ ہیں، جنہیں کچھ ترامیم کے ساتھ پورا کیا جا سکتا تھا۔ لیکن یہ ایک بیکار عمل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ہاں، نئے قوانین میں کچھ تبدیلیاں لائی گئی ہیں اور ہم نے ان کا استقبال کیا ہے۔ انہیں ترامیم کے طور پر پیش کیا جا سکتا تھا۔ کانگریس کے سینئر لیڈر نے مزید لکھا ہے کہ ان قوانین میں کئی خراب دفعات بھی ہیں جبکہ کچھ تبدیلیاں غیر آئینی ہیں۔ جو ارکین پارلیمنٹ اسٹینڈنگ کمیٹی کے رکن تھے، انہوں ان دفعات پر غور کیا اور تینوں بلوں پر تفصیلی اختلافی نوٹس لکھے۔ حکومت نے اختلافی خطوط میں تنقیدوں پر کوئی تردید یا جواب نہیں دیا اور پارلیمنٹ میں کوئی معنی خیز بحث نہیں کی۔ قانونی اسکالرز، بار ایسوسی ایشنز، ججز اور وکلاء نے متعدد مضامین اور سیمینارز میں تین نئے قوانین میں سنگین خامیوں کی نشاندہی کی ہے۔ حکومت نے کسی کے بھی سوالوں کا جواب دینے کی زحمت نہیں کی۔ پی چدمبرم نے مزید لکھا ہے کہ موجودہ قوانین کو ختم کرنا اور ان کی جگہ بغیر کسی بحث و مباحثے کے تین نئے قوانین لانا فوجداری نظام انصاف کو تباہ کر دینے والا ہوگا۔

علینہ گوہر کو پروفیسر نور اللہ خاں ایجوکیشن ایوارڈ

ناندیڑ: یکم جولائی (ورق تازہ نیوز) احساس فورم ناندیڑ کے زیر اہتمام 30 جون کو دوپہر دو بجے حیدر گارڈن میں منعقدہ جلسہ تقسیم ایوارڈ اور تعلیمی رہنمائی پروگرام میں دہم جماعت کے بورڈ امتحان میں 94.20% نشانات حاصل کرنے پر علینہ گوہر بنت محمد تقی شاداب ایڈیٹر روزنامہ ورق تازہ ناندیڑ کو پروفیسر نور اللہ خاں ایجوکیشن ایوارڈ سے نوازا گیا۔ یہ ایوارڈ جلسہ کے سرپرست مفتی مولانا محمد خلیل الرحمن صاحب قاسمی کے ہاتھوں تفویض کیا گیا۔ ایوار توصیفی سند، میمنٹو اور ڈھائی ہزار روپے رقم پر مشتمل تھا۔ جلسہ میں آئی پی ایس آفیسر عبدالرحمن کیریئر کونسلر عامر انصاری، احساس فورم کے سرپرست فاروق احمد، فیصل پاشاہ، جاوید لطف اللہ، محمد تقی جرنلسٹ کے علاوہ دیگر معززین شہر طلبا و طالبات اور سرپرستوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ نظامت کے فرائض عبید باحسین نے بحسن و خوبی انجام دئے۔

مدھیہ پردیش اسمبلی اجلاس شروع ہونے سے قبل نرسنگ گھوٹالہ کے خلاف کانگریس کا احتجاج

بھوپال: یکم/ جولائی (ایجنسیز) مدھیہ پردیش میں نرسنگ گھوٹالہ پر کانگریس نے سخت موقف اختیار کیا ہے۔ ریاستی اسمبلی کے مانسون اجلاس سے قبل کانگریس کے تمام ممبران اسمبلی نے ’اپرن‘ پہن کر اسمبلی احاطے میں پہنچے اور احتجاج کیا۔ کانگریس ارکان اسمبلی کا مطالبہ ہے کہ تحریک التوا پر بحث کرائی جائے۔ مدھیہ پردیش میں ان دنوں نرسنگ گھوٹالہ موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ اس پر کانگریس مسلسل حکومتی وزراء اور عہدیداروں کو گھیر رہی ہے وہیں بی جے پی کانگریس پر سازش کرنے کا الزام لگا رہی ہے۔ اسمبلی کا مانسون اجلاس پیر (1 جولائی) کو شروع ہوا۔ نرسنگ گھوٹالے کے خلاف کانگریس کے اراکین اسمبلی نے اسمبلی احاطے میں گاندھی مجسمہ کے قریب مظاہرہ کیا اور ریاستی حکومت کے اس وقت کے طبی تعلیم کے وزیر وشواس سارنگ پر سنگین الزامات لگائے۔ اس موقع پر اپوزیشن لیڈر امنگ سنگھار، ہیمنت کٹارے، سچن یادو اور دیگر ایم ایل اے موجود تھے۔ سچن یادو نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو تحریک التواء پر بحث کرانی چاہئے۔ مدھیہ پردیش حکومت نے نوجوانوں کا مستقبل تباہ کر دیا ہے۔ پہلے ویاپم میگا گھوٹالہ ہوا، جس نے پوری دنیا میں ریاست کی بدنامی کی اور اب نرسنگ گھوٹالہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دراصل نرسنگ گھوٹالہ ویاپم گھوٹالہ کا دوسرا حصہ ہے۔ کانگریس ایم ایل ایز کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ حکومت اس وقت کے وزیر، اے سی ایس، پی ایس، کمشنر اور دیگر مجرموں کو معطل کرے۔

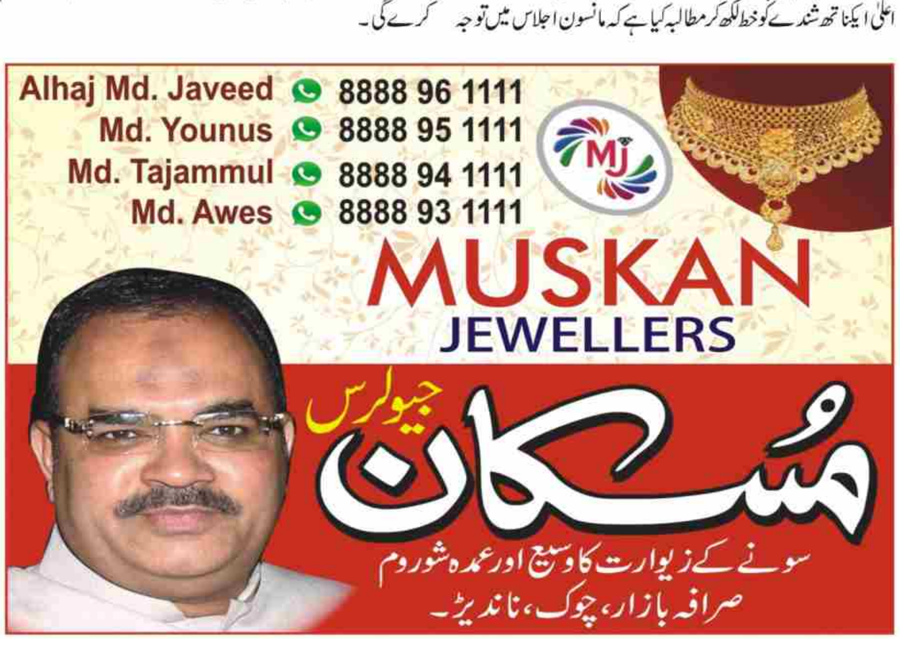

چڑھتے سورج کے پرستار نہیں ہیں ہم لوگ

بی جے پی......رسّی جل گئی پر بَل نہیں گیا ◀◀ ایمرجنسی کی یاد......10 سالہ سیاہ دور بھول گئے

رشیدالدین

''جاگتی آنکھوں کا خواب'' خواب دراصل دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک وہ جو گہری نیند میں دیکھے جاتے ہیں اور دوسرے وہ خواب جو دن کے اُجالے میں جاگتی آنکھوں کے ساتھ دکھائی دیتے ہیں۔ رات اور نیند کے خوابوں کی تعبیر ہوتی ہے لیکن کھلی آنکھوں سے دیکھے جانے والے خواب ایک دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔ ایسے خوابوں کی تعبیر کے بارے میں کسی نے کیا خوب کہا کہ یہ دراصل اپنے آپ کو دھوکہ دینا ہے۔ اب کی بار 400 پار کا خواب بکھرنے کے بعد نریندر مودی اور اُن کے ساتھی دن میں خواب دیکھ رہے ہیں کہ اُنھیں لوک سبھا میں واضح اکثریت حاصل ہے۔ وہ دراصل اِس گمان میں ہیں کہ گزشتہ دو میعادوں کی طرح ملک میں من مانی کر پائیں گے۔ قائدین اور کیڈر کے احساس کمتری کو برتری میں تبدیل کرنے کے لئے لوک سبھا اور اُس کے باہر بناوٹی انداز میں ڈرامہ بازی کے ذریعہ یہ تاثر دینے کی کوشش کی جارہی ہے کہ لوک سبھا چناؤ کے نتائج اُن کے حق میں رہے۔ عوام نے الیکشن میں بی جے پی کو اکثریت سے محروم کرتے ہوئے غرور اور تکبر کے خلاف فیصلہ سنایا۔ ملک میں نفرت کا جو ماحول تیار کیا گیا تھا، عوام نے اُسے مسترد کردیا۔ نتائج کا غیر جانبداری سے جائزہ لیں تو بی جے پی اقتدار کے اخلاقی حق سے محروم ہوگئی۔ ویسے خواب دیکھنے پر کوئی ٹیکس یا جی ایس ٹی عائد نہیں ہوتا، چاہے خواب نیند کے ہوں یا دن کے۔ اکثریت سے محرومی کے بعد مودی کو تشکیل حکومت سے کنارہ کشی اختیار کرنی چاہئے تھی لیکن 10 سال اقتدار کا مزہ کچھ ایسا ہے جیسے کسی خونخوار جانور کو انسانی خون کا مزہ لگ جائے۔ بیساکھیوں کے سہارے حکومت چلانے والے نریندر مودی بھول رہے ہیں کہ یہ سہارے عارضی ہیں اور پائیدار حکومت کی ضمانت نہیں بن سکتے۔ مخلوط حکومت پر ہمیشہ خطرہ منڈلاتا رہے گا۔ انتخابی نتائج نے اگرچہ بی جے پی اور سنگھ پریوار کے غرور کا سر نیچے کردیا ہے لیکن نریندر مودی اُسی رفتار بے ڈھنگی کے ذریعہ اپوزیشن اور عوام پر رعب جمانے کی کوشش کررہے ہیں۔ لوک سبھا سیشن میں مودی اور اُن کی حکومت کے تیور کچھ ایسے تھے جیسے عوام نے اُنھیں دوتہائی اکثریت دی ہو۔ لوک سبھا اسپیکر کے عہدہ پر اوم برلا کے انتخاب سے مودی خود کو ناقابل تسخیر تصور کررہے ہیں حالانکہ اپوزیشن اتحاد نے حکمت عملی کے تحت لوک سبھا اسپیکر کے الیکشن میں ووٹنگ پر اصرار نہیں کیا۔ یوں تو باڈی لینگویج سے مودی میں شکست کا غم ظاہر ہورہا ہے لیکن بناوٹی Attitude کے ذریعہ اپنے غم کو چھپانے کی کوشش کررہے ہیں۔ مخلوط حکومت میں ہندوتوا ایجنڈہ پر عمل آوری ممکن نہیں لیکن بی جے پی اپنی حلیف پارٹیوں کو توڑ کر اکثریت کی تکمیل کی سازش کرسکتی ہے۔ لوک سبھا اجلاس کے پہلے دن سے بی جے پی جارحانہ تیور دکھانے کے موڈ میں ہے۔ اپوزیشن کے تعاون پر اظہار تشکر کے بجائے اسپیکر اوم برلا نے پہلے ہی دن ایمرجنسی کے نفاذ کا تذکرہ کرتے ہوئے کانگریس اور اندرا گاندھی کو نشانہ بنایا۔ ایمرجنسی کے خلاف ایوان میں قرارداد پیش کرتے ہوئے بی جے پی نے اسپیکر کی غیر جانبداری کو مشکوک بنادیا ہے۔ ایمرجنسی کے نام پر پہلے ہی دن ماحول کو بگاڑنے کی ضرورت نہیں تھی۔ ''رسّی جل گئی پر بَل نہیں گیا'' کے مصداق کانگریس کو نشانہ بناتے ہوئے اپوزیشن میں پھوٹ کی سازش کی گئی۔ اسپیکر لوک سبھا کا عہدہ سیاست سے بالاتر ہوتا ہے اور تبدیل شدہ حالات میں اپوزیشن کی آواز کو اہمیت دینا اسپیکر کی ذمہ داری ہے۔ اوم برلا شاید گزشتہ میعاد کے خیال میں ہیں جہاں بی جے پی کو اکثریت حاصل تھی۔ اوم برلا نے دوسری مرتبہ اسپیکر کے عہدہ پر فائز کرنے کا احسان چکاتے ہوئے ایمرجنسی کے خلاف قرارداد پیش کی۔ کسی بھی ایوان میں اسپیکر کا تعلق برسر اقتدار پارٹی سے ہوتا ہے لیکن عہدہ پر فائز ہونے کے بعد پارٹی سے استعفیٰ دیتے ہیں، اسپیکر کو چاہئے کہ حکومت سے زیادہ اپوزیشن کی آواز کا تحفظ کریں کیونکہ عوام کی حقیقی آواز اپوزیشن ہوتی ہے۔ ایمرجنسی کے نفاذ پر کانگریس کو نشانہ بنانے والے نریندر مودی نے گزشتہ 10 برسوں میں کئی مرتبہ دستور کی دھجیاں اُڑائیں، اِس کی ایک طویل فہرست ہے۔ اندرا گاندھی کو ایمرجنسی کے بعد اقتدار سے محروم ہونا پڑا تھا۔ ٹھیک اُسی طرح دستور، قانون، جمہوریت اور

سیکولرازم کی پامالی پر عوام نے بی جے پی کو اکثریت سے محروم کردیا جو دوسرے معنوں میں اقتدار سے محرومی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ سہاروں کے ذریعہ حکومت تشکیل دی گئی۔ مودی کے 10 سالہ دور میں دستور کو تبدیل کرنے کی تیاری کرلی گئی تھی۔ دستور سے سیکولرازم اور جمہوریت کے الفاظ حذف کرنے کا ارادہ تھا لیکن عوام نے دستور کو پامال ہونے سے بچالیا۔ ہندو راشٹر کا خواب دیکھنے والے ایمرجنسی کے نام پر کانگریس کو گھیرنا چاہتے ہیں۔ دستور کی پاسداری کا حلف لینے والے نریندر مودی نے پارلیمنٹ کے احاطہ سے دستور کے معمار ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کا مجسمہ نکال دیا ہے۔ اگر اکثریت حاصل ہوتی تو بی جے پی پارلیمنٹ میں شاید ساورکر اور گوڈسے کے مجسمے لگانے سے گریز نہ کرتی۔

صدرجمہوریہ دروپدی مرمو نے پارلیمنٹ سے اپنے خطاب میں مودی حکومت کی تعریفوں کے پُل باندھ دیئے۔ عام طور پر صدرجمہوریہ اور گورنر کو حکومت کے تحریر کردہ خطبہ کو پڑھنے کی ذمہ داری ہے۔ صدرجمہوریہ دروپدی مرمو جو سیاسی بیاک گراؤنڈ رکھتی ہیں، اُنھوں نے پروٹوکول کی پابندیوں سے آگے بڑھ کر نریندر مودی کو اپنے ہاتھ سے مٹھائی کھلائی تھی۔ ظاہر ہے کہ صدرجمہوریہ کے عہدہ پر فائز ہونا کسی اعزاز سے کم نہیں لیکن دستور کے محافظ کے طور پر دروپدی مرمو کو عوام کے رجحان کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ صدرجمہوریہ نے اپنے خطبہ میں ایمرجنسی کا تذکرہ کرتے ہوئے کانگریس کو نشانہ بنایا۔ صدرجمہوریہ کے خطبہ میں ایمرجنسی کے تذکرہ کی کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ گزشتہ برسوں میں کبھی بھی صدرجمہوریہ کا خطبہ متنازعہ اُمور سے خالی رہا۔ دروپدی مرمو نے 50 سال قبل ایمرجنسی کے نفاذ کا تذکرہ تو کیا لیکن گزشتہ 10 برسوں کی غیر معلنہ ایمرجنسی کو بھول گئیں۔ ایمرجنسی کا سیاہ باب تو 2014ء سے شروع ہوچکا تھا۔ نوٹ بندی کے ذریعہ نریندر مودی حکومت نے عوام کی معیشت کو تباہی کے دہانے پر پہنچادیا۔ نوٹ بندی کے اثرات ایمرجنسی سے زیادہ خطرناک ثابت ہوئے۔ اندرا گاندھی نے محدود عرصہ تک ایمرجنسی نافذ کی تھی لیکن یہاں تو 2014ء سے غیر معلنہ ایمرجنسی کا تسلسل جاری ہے۔ مخالفین کو مقدمات میں پھانس کر جیلوں میں بھیجنا مودی حکومت کا معمول بن چکا ہے۔ گزشتہ 75 برسوں میں مرکزی تحقیقاتی ایجنسیوں نے شاید ہی اتنا کام کیا ہو جتنا گزشتہ 5 برسوں میں اپوزیشن قائدین کے خلاف دھاوے، مقدمات اور گرفتاریوں کے ذریعہ کیا گیا۔ اپوزیشن کا صفایا کرنے کی کوشش ایمرجنسی کے نفاذ سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ لوک سبھا میں نومنتخب ارکان کی حلف برداری کا معاملہ عوام کیلئے حیرت انگیز ثابت ہوا۔ تمام سیاسی پارٹیوں نے حلف برداری کی رسم کو ایک مذاق بنادیا ہے حالانکہ حلف برداری دستور کا حصہ ہے۔ دستور کی بالادستی کا عہد کرتے ہوئے بیشتر ارکان نے غیر ضروری نعرے بازی کے ذریعہ اپنے سیاسی ایجنڈہ کو آگے بڑھانے کی کوشش کی ہے۔ جہاں تک حلف برداری کا تعلق ہے ارکان کیلئے لازمی ہے کہ وہ صرف حلف سے متعلق تحریر کو پڑھ کر اپنی ذمہ داری کی تکمیل کریں لیکن یہاں تو سیاسی وابستگی سے بالاتر ہوکر ارکان کو اشتعال انگیز نعرے لگاتے ہوئے دیکھا گیا۔ بی جے پی، کانگریس اور دیگر پارٹیوں کے ارکان میں مسابقت دیکھی گئی۔ اگر کسی نے کم اشتعال انگیز نعرہ لگایا تو اُس کے مخالف نے بھڑکانے والا نعرہ لگا کر ایوان کے وقار کو مجروح کیا ہے۔ پارلیمنٹ کی تاریخ میں شاید یہ پہلا موقع ہے جب حلف برداری تقریب سیاسی ایجنڈہ کو آگے بڑھانے کا ذریعہ بن گئی۔ ووٹ بینک کی سیاست پارلیمنٹ میں نہیں بلکہ پارلیمنٹ کے باہر ہونی چاہئے۔ ترنمول کانگریس کے رکن یوسف پٹھان نے حلف برداری کے ذریعہ مسلمانوں کا سرشرم سے جھکادیا ہے۔ مسجد کے ایک مؤذن کے فرزند ہونے کا اعزاز رکھنے والے یوسف پٹھان نے ایشور کے نام پر حلف لیا۔ جس کی پیدائش سے جوانی تک روزانہ کان میں پانچ وقت کی اذان گونجتی رہی اُس نے سیاسی عہدہ ملتے ہی پتہ نہیں کیوں اپنی اصلیت اور شریعت سے انحراف کیا ہے۔ ایشور کے نام کے استعمال پر بھلے ہی لاکھ دلائل پیش کئے جائیں لیکن آج تک کسی غیر مسلم نے اللہ کے نام پر حلف نہیں لیا۔ جب الفاظ کا مطلب ایک ہی ہے تو پھر دوسروں کو بھی خیرسگالی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ یہاں یوسف پٹھان نے اپنے سیاسی سفر کے آغاز میں شاید فرقہ پرستوں کے خوف کے تحت شریعت سے گریز کیا اور اُنھیں خوش کرنے کے لئے لفظ ایشور کا استعمال کیا۔ پارلیمنٹ کی رکنیت ہو یا وزارت عظمیٰ شریعت سے بڑھ کر کوئی ترجیح نہیں ہوسکتی۔ یوسف پٹھان نے اِس اقدام سے مسلمانوں کی حوصلہ شکنی کی کوشش کی گئی ہے جس کے لئے اُنھیں غیر مشروط معذرت خواہی کرنی چاہئے۔ حیرت تو اِس بات پر ہے کہ مسلم جماعتیں اور مذہبی تنظیمیں اور ادارے بھی یوسف پٹھان کی غیر اسلامی حلف برداری پر خاموش ہیں۔ پارلیمنٹ کی رکنیت 5 سال کی ہے لیکن زندگی کی اننگز ختم ہونے کے بعد ہر لمحہ کا جواب دینا ہوگا۔ معراج فیض آبادی کا یہ شعر پارلیمنٹ کی صورتحال پر صادق آتا ہے ؎

دھوپ اور چھاؤں کا جادو نہ چلاؤ ہم پر
چڑھتے سورج کے پرستار نہیں ہیں ہم لوگ

وسیع المطالعہ شمیم طارق کی خطابت

از: خواجہ کوثر حیات، اورنگ آباد (دکن)

کچھ کلام، کچھ خطاب ایسے ہوتے ہیں جن کی گونج ہمارے سوچ کو ایک نئی معنویت سے معمور کردیتی ہے۔ جن کے علم کی تنویریں اور مطالعہ کی وسعتیں بکھر کر سامع کے ذہن کے دریچے وا کردیتی ہے۔ ایسی نستعلیق شخصیت ہے جناب شمیم طارق صاحب۔ خوش نظر و خوش فکر ایسے کے ان کی فکری بصیرت مخاطب کو ہمہ تن گوش کردے۔ بات مزاج کی ہو تو شریف النفس، منکسر المزاج، وضع دار اور روادار ساتھ ہی وسیع القلب اور نہایت مخلص۔ بیشک علم انسان کا امتیاز ہے۔ اور مطالعہ زاویہ فکر و نظر کو وسیع کرتا ہے۔ یہ ثابت ہوتا ہے شمیم طارق کی تحریریں و خطابت سے جہاں بے باکی عیاں ہوتی ہیں، وہیں ان میں دانشوری اور دوراندیشی کا عنصر نمایاں نظر آتا ہے۔ نثر اور نظم دونوں سے اردو زبان کی تہذیب و تمدن قائم ہے۔ دونوں میں ہی یکساں مہارت شمیم طارق کو رب کائنات نے ودیعت فرمائی ہے جو ہر کسی کو نہیں ملتی۔ شمیم طارق کو جہاں نثر و شاعری کی صلاحیت عطا کی وہیں زبان کی شیرینی، بیان کی روانی اور فوق العادت مؤثر خطابت کی قوت عطا فرمائی۔ آپ کے متعلق یہ کہنا بجا ہوگا۔

حوصلہ بلند ملا جس کو مل گیا

شمیم طارق صاحب سے میری ملاقات بہت پرانی نہیں ہے۔ چند ماہ پہلے وہ وارثان حرف وقلم کے زیر اہتمام منعقدہ رسم اجراء ''جشن شخص سے شخصیت تک'' کا افتتاح کرنے کے لیے اورنگ آباد آئے ہوئے تھے۔ کہ وارثان حرف وقلم کی فعال رکن ہونے کے ناطے یہاں میں بھی موجود تھیں۔ اسی پروگرام میں میری ترتیب دی ہوئی ایک کتاب کا اجراء بھی ہونا تھا۔ شمیم طارق صاحب نے جشن کا افتتاح کیا اور اقبال کے صرف ایک شعر

زندگی شمع کی صورت ہو خدایا

پر تقریباً ایک گھنٹہ تقریر کی۔

اُسی رات خالد سیف الدین صاحب کے دولت کدہ پر ان کے اعزاز میں ایک شعری نشست کا انعقاد بڑے تزک واہتمام سے عمل میں آیا۔ شعری نشست میں آپ نے کلام تو سنایا ہی، اظہار خیال بھی کیا اور جب ان کے شعر

پتھر میں بھی کیڑے کو جو دیتا ہے ہری گھاس
بدخواہوں سے کہہ دو کہ وہی میرا بھی رب ہے

پر مولانا عبدالرشید مدنی ندوی صاحب نے ستائشی کلمات کہے تو انہوں نے وہ واقعہ بتایا جس کے بعد انہوں نے یہ شعر کہا تھا۔ یہ دونوں واقعات یہ ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں کہ شمیم طارق صاحب وسیع المطالعہ بھی ہیں اور انہیں اپنے حاصل مطالعہ کو پیش کرنے کا ڈھنگ بھی آتا ہے۔ یہ دونوں خصوصیات کسی ایک شخص میں مشکل سے جمع ہوتی ہیں۔ شمیم طارق صاحب کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ یا کم از کم ہر بات کئی کتابوں پر بھاری ہوتی ہے۔ ان کی کتاب ''غالب اور ہماری تحریک آزادی'' کا پہلا ایڈیشن ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا تھا اس کا اجراء کرتے ہوئے پروفیسر گوپی چند نارنگ نے کہا تھا؛

''شمیم طارق ایک وسیع المطالعہ شخص ہیں اور ان کی تصنیف ''غالب اور ہماری تحریک آزادی'' اہم اور بحث انگیز تصنیف ہے جو غالبیات میں بحث کے نئے دروازے کھولتی ہے۔''

ان کی تقاریر اور خطبات سن کر تو ادب دنیا کے اہم ترین لوگوں نے ان کے مطالعے کا بھی اعتراف کیا اور زبان دانی یا زور خطابت کا بھی۔ ڈاکٹر عظمی تسنیم صاحبہ نے تو اس موضوع پر اپنی کتاب جیسا دیکھا، سنا اور پایا میں مکمل باب قائم کیا ہے۔ خطابت کے موضوعات ہی آپ کی وسعت علم کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ آپ کی راست گوئی اور مقصد زندگی سے آپ کا کلام معمور ہوتا ہے۔ دوران خطابت پوچھے گئے سوالات کے برمحل مفصل جوابات آپ کی برجستگی، اعلیٰ فہم و فراست کے غماز ہیں۔ بمبئی یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے زیر اہتمام کالینا کیمپس میں واقع جے پی نائک بھون میں ''ہندو مذہب کی کتابوں کے تراجم'' جیسے اہم موضوع پر توسیعی خطبہ کے دوران معروف محقق، مصنف اور کالم نگار شمیم طارق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ

''حق شناسی کے دریچوں کا بند کرنا جن کا کام ہے وہ اپنا کام کررہے ہیں، کرتے رہیں، ہمارا کام تو اشاعت حق کی نئی نئی راہیں استوار کرنا ہے۔ ہم اپنے کام میں کیوں کوتاہی کریں؟ غالب نے کہا تھا ''وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں بدلیں۔''

اصابت رائے کے مالک، اپنے کردار و گفتار میں اخلاص کی دولت سے مالا مال شمیم طارق صاحب کی تقریر و تحریر میں انداز بیاں جداگانہ ہوتا ہے۔ کچھ تقریریں میں نے سنی ہیں، کچھ تقریریں واٹس اپ اور آن لائن کے ذریعہ بھی میری سماعت تک پہنچی ہیں مثلاً انہوں نے بنارس ہندو یونیورسٹی کے اردو شعبے کے آن لائن پروگرام میں نئی تعلیمی پالیسی اور اردو کے موضوع پر جو تقریر کی تھی یا چنڈی گڑھ کی یونیورسٹی میں اقبال اور ٹیگور یا بلھے شاہ کے موضوع پر جو تقریریں کی تھیں ان میں آن لائن شرکت کرنے والوں میں میں بھی تھی۔ غالب اکیڈمی نئی دہلی میں انہوں نے حکیم عبدالحمید صاحب پر اور اس کالج میں ''فیض احمد فیض کے کلام میں قرآنی الفاظ'' اسی طرح شولاپور میں ''کلام اقبال میں تربیت سازی کے موضوعات'' پر آپ نے جو تقاریر کی تھیں وہ سب بھی پڑھتی رہی ہوں۔ روزنامہ ''انقلاب''، بمبئی میں ان کا ہفت روزہ کالم ۳۰ رسال سے شائع ہورہا ہے۔ شمیم طارق صاحب کے انتخاب موضوعات پر عقل محو حیرت رہ جاتی ہے، چاہے وہ قلمبند کیا جانے والا مواد ہو یا خطابت کا۔ کتابیں اور مقالات بھی شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ان کی خاصیت یہ ہے کہ اخبارات اور ادبی میگزین میں شائع ہونے والے مقالات کے موضوعات بھی الگ ہوتے ہیں اور زبان بھی۔ کتابوں کے موضوعات بالکل اچھوتے ہوتے ہیں۔ ادبی تحقیق، ادبی تنقید تخلیق یا شاعری کے علاوہ تصوف، معاشیات، لسانیات، تاریخ پر بھی ان کے مقالات اور کتابیں ہیں۔ ''سفینہ چاہئے اس بحرِ بیکراں کے لیے'' شخصیات پر انہوں نے جو کتابیں لکھی ہیں ان میں خاص طور سے اس بات کا خیال رکھا ہے کہ ان کے پسند کے افتاد طبع پر روشنی پڑے۔ ظاہر ہے موضوعات کے مطابق ان کی زبان اور انداز بیان بھی بدلتا گیا ہے۔ وہ کسی پر کم ہی معترض ہوتے مگر کسی اور نے ان پر ناجائز اعتراض کیا ہے تو اس کی اچھی خبر لی ہے۔ لفظ مسلک اور فرقہ کے ہم معنی نہ ہونے اور Multiracial کا قوموں نے تسلیم کرنے سے انکار کرنے پر معرکہ برپا ہوا تھا اور اہل علم نے ان کی بات تسلیم کی تھی۔ آپ بیک وقت شاعر بھی ہیں اور نثر نگار بھی۔ ان کی شعری زبان تو دوسروں سے مختلف ہے ہی نثر بھی انہوں نے ایسی لکھی ہے یا فطری برساختگی کا خیال رکھا ہے کہ ان سے ترنم پھوٹتا ہے۔ ڈکشن یا اسلوب بیاں جس کا تعلق زبان کے خارجی پہلو سے ہے۔ نئے الفاظ کے استعمال کرنے کے علاوہ پرانے الفاظ کے نئے انداز استعمال کرنے سے عبارت ہے۔ انہوں نے اس میں بھی ندرت پیدا کی ہے۔ آپ کی بائیسویں کتاب ''نئی صدی نیا ادب'' جو ۲۰۲۴ء میں ساہتیہ اکادمی نے شائع کی ہے۔ ادب میں شامل کیے جانے والے نئے موضوعات اور پرانے موضوعات پر نئے انداز سے لکھے جانے والے مضامین اور اشعار کا احاطہ کرتی ہے۔ یہ کام کوئی بہت وسیع المطالعہ شخص ہی کرسکتا تھا۔ اس موضوع پر انہوں نے ۲۵ رفروری ۲۰۲۴ء کو غالب اکیڈمی، نئی دہلی میں جو تقریر کی ہے اس کی بازگشت بھی بہت دور تک سنی گئی ہے۔ میں اپنے تجربے اور مطالعے کی بنیاد پر اتنا ہی کہہ سکتی ہوں کہ شمیم طارق صاحب کی تقریروں میں امڑتا ہوا طوفان بھی ہوتا ہے اور بہتا ہوا نرم رو دریا بھی۔ دونوں کے لیے بحر معنی کا شناور ہونا یا دریا کو کوزہ میں بند کرنے میں ماہر ہونا ضروری ہے۔ میں تو جب بھی ان کو پڑھتی یا سنتی ہوں تو بس یہی طلب ہوتی ہے کہ ''وہ کہیں اور سنا کرے کوئی''۔ آپ بلاشبہ وسیع المطالعہ شخص ہیں اور آپ کو زور خطابت عطا کرنے میں بھی قدرت نے فیاضی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ایک بہترین قاری اور اعلیٰ پائے کے مقرر شمیم طارق صاحب کے لیے رب کائنات سے دعا گو ہوں کہ

یہ چراغ آگہی صدیوں یونہی جلتا رہے
کارخانہ ذہن سازی کا یوں ہی چلتا رہے
اس صدف سے موتیوں کی بارشیں ہوتی رہے
اس قمر سے ظلمتوں میں تابشیں ہوتی رہے
خوشبوؤں کے بانٹنے کا سلسلہ دائم رہے
بحر علم وفن کی یہ دریا دلی قائم رہے
آمین ثم آمین۔

آر ایس ایس اور بی جے پی کون کس کو ڈرا رہا ہے؟

راہل دیو۔ دھریندر جھا

بی جے پی، آر ایس ایس کا سیاسی ونگ ہے اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ آر ایس ایس کے اشاروں پر کام کرتی ہے اس پر اخلاقی طور پر لگام لگاتی ہے۔ بی جے پی جو فیصلہ کرتی ہے دراصل اس میں آر ایس ایس کے رائے کا اہم کردار ہوتا ہے یہاں تک کہ بی جے پی کے تنظیمی ڈھانچہ کی تیاری عہدہ داروں کی تقرری غرض بی جے پی کے ہر کام میں آر ایس ایس کا عمل دخل ہوتا ہے حد تو یہ ہیکہ اسمبلی انتخابات ہوں یا پارلیمانی انتخابات آر ایس ایس کے کارکن بڑے پیمانے پر گاؤں گاؤں، شہر شہر بی جے پی کے حق میں رائے عامہ ہموار کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتے۔ آج کل یہ سوال بہت زیادہ گردش کررہا ہے کہ بی جے پی بالخصوص مودی اور امیت شاہ آر ایس ایس کے اشاروں پر ناچ رہے ہیں یا آر ایس ایس اقتدار کے لالچ اور اپنے مفادات کی تکمیل کیلئے مودی اور امیت شاہ کی مرضی ومنشا کے مطابق کام کررہی ہے۔ آر ایس ایس نے ہمیشہ یہ دعوی کیا ہے کہ وہ ایک تہذیبی وثقافتی تنظیم ہے سیاست سے اس کا کوئی لینا دینا نہیں ہے لیکن ہم جانتے ہیں کہ بھاجپا کے دو وزرائے اعظم سنگھ کے پرچارک رہے۔ بھاجپا کے کئی اہم قائدین اور وزراء آر ایس ایس کی شاکھاوں سے آئے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ سنگھ کی شاکھائیں بھاجپا کو ایک سوچ وفکر عطا کرتی ہیں اور وہ اسی سوچ کے مطابق کام بھی کرتی ہے۔ ہاں ایک بات ضرور ہیکہ بعض موقعوں پر آر ایس ایس اور بی جے پی کے درمیان اختلافات بھی پائے گئے۔ حال ہی میں بی جے پی صدر جے پی نڈا نے انتخابات کے درمیان یہاں تک کہدیا کہ ہمیں اب سنگھ کی ضرورت نہیں ہم مضبوط و مستحکم ہوچکے ہیں اور اس کے کچھ دن بعد بی جے پی کو واضح اکثریت نہیں مل پائی تب سنگھ کے سرسنچالک موہن بھاگوت نے کہدیا کہ سیوکوں کیلئے غرور وتکبر اچھا نہیں۔ آج موہن بھاگوت ایسا لگتا ہے کہ سیاست میں اخلاقی اقدار کی گراوٹ، منی پور تشدد سے نمٹنے میں مودی حکومت کی ناکامی، انتخابات میں خاص طور پر انتخابی مہم کے دوران اخلاقی گراوٹ کے بدترین مظاہرہ کے بارے میں بات کررہے ہیں۔ منی پور کافی عرصہ سے جل رہا ہے اور اگر موہن بھاگوت اس بارے میں پہلے منہ کھولتے تو ہم مانتے کہ موہن بھاگوت مودی۔ شاہ کی جانب سے گمنانی کی تاریکی میں ڈھکیلے جانے کے بعد اس تاریکی سے باہر آنے کی کوشش کررہے ہیں لیکن انہوں نے (موہن بھاگوت) نے اپنا منہ کھولا کب؟ بی جے پی کے 240 نشستوں تک محدود ہونے کے بعد تو شائد انہیں 240 آنے سے پہلے تک نہ لگ رہا تھا کہ اس آگ سے بی جے پی کو انتخابی فائدہ ہوگا تاہم ہوا کیا؟ منی پور کی دونوں سیٹس کانگریس جیت گئی۔ بی جے پی کو شرمناک شکست کا سامنا کرنا پڑا تو اس سے یہی معلوم ہوا کہ ہر ''آگ'' اچھی نہیں ہوتی جس آگ سے سیاسی فائدہ نہیں ملے اس آگ کے ساتھ ملا ہے اُس آگ کو بجھا دینا چاہئے بہرحال اب جو یہ بول رہے ہیں وہ دراصل ایک مجموعی حکمت عملی کا حصہ ہوسکتا ہے۔ دوسری مثال لیجئے الیکشن میں اخلاقی اقدار کی پرواہ نہیں کی گئی بھاگوت جی اتنی مبہم زبان میں بات کیوں کررہے ہیں انہیں مودی اور بی جے پی پر تنقید کرنی ہے تو صاف اور واضح الفاظ میں کرنی چاہئے۔ جب مودی انتخابی مہم کے دوران اخلاقی اقدار، انتخابی اخلاقیات کی خلاف ورزیوں کا ارتکاب کررہے تھے جب وہ مسلمان اور منگل سوتر یہ سب چیزوں کی باتیں کررہے تھے اس وقت تو وہ خاموشی اختیار کئے ہوئے تھے اور ابھی بھی جو بات کررہے ہیں ان میں یہ بات کہنے کی ہمت نہیں کہ مودی جی نے انتخابی اخلاقیات کی دھجیاں اُڑادی۔

موہن بھاگوت انتخابات کے بعد کی بجائے مودی جی اور بی جے پی کی کوتاہیوں و خامیوں پر پہلے کچھ کہتے تو اچھا ہوتا پہلے منہ کھولتے تو ہمارا الیکشن کچھ اور شکل اختیار کرلیتا اور ان کو اس شکایت کا موقع شائد کم ملتا اور ہمیں لگتا کہ اس سے کچھ فائدہ بھی ہوتا لیکن بھاگوت نے تب بولا جب توقع کے مطابق بی جے پی کو کم حلقوں میں کامیابی حاصل ہوئی لیکن ہمارے خیال میں موہن بھاگوت نے جو باتیں کہی ہیں اس کے بارے میں یہ دیکھنا ہے کہ ان کی کچھ اہمیت بھی ہے یا نہیں اگر وہ پہلے بات کرتے تو ملک کا فائدہ ہوتا انتخابی نتائج پر اس کے اثرات مرتب ہوتے لیکن انہوں نے الیکشن کے دوران یہ باتیں کیوں نہیں کی اس کی وجہ تو موہن بھاگوت ہی بتاسکتے ہیں لیکن ایک چیز سب کو سمجھ میں آگئی کہ اب ہم یہ مان کر نہیں چل سکتے کہ بی جے پی جو کچھ بھی کرے یا مودی جی جو کچھ بھی کریں گے اسے آر ایس ایس کی اندھی تائید و حمایت حاصل ہوگی۔ آر ایس ایس اس کی پوری پوری تائید کرے گی۔ آر ایس ایس اب مودی پر تنقید کررہی ان کی بیجا تائید وحمایت نہیں کررہی ہے۔

بھاگوت نے ایک طرح سے انتباہ دے دیا ہے سرسنچالک جب بولتے ہیں تو ہم جانتے ہیں کہ راست حملہ وہ کسی پر نہیں کرتے نام لیکر بولنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ ان کی زبان اور لب ولہجہ بالکل الگ ہوتا ہے انہوں نے اپنے طریقہ سے جو کہا ہے کافی کہا ہے۔ اب یہ کہا جانے لگا کہ موہن بھاگوت کا سنگھ گولوالکر کا اور دیورس کا سنگھ نہیں ہے اور اسی طرح سے بھی کہا جاتا ہے کہ موہن بھاگوت اور گولوالکر کا سنگھ کیا تھا۔ گولوالکر کے سنگھ کو سمجھنے کیلئے سب سے بہترین طریقہ ہے وہ یہ ہیکہ گولوالکر کی جو کتاب تھی 1939 والی We Or Our Nationhood Defined جس کو انہوں نے 1963 میں کہا کہ یہ بابا راو ساورکر، نانک ساورکر کے بڑے بھائی تھے ان کا ترجمہ ہے اور جب میں نے دونوں کا تقابل کیا تو دونوں کو ہم نے پایا کہ گولوالکر جھوٹ بول رہے ہیں اس میں جو کچھ آئیڈیا دیا ان کا اپنا آئیڈیا تھا اور وہی آئیڈیالوجی کا ایک حصہ بن گیا۔ یہ آئیڈیالوجی ساورکر کے ہندوتوا کی آئیڈیالوجی ہے جس میں بنیادی طور پر ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف متحد کرنے کی بات کہی گئی تھی۔ بھارت کی یہ زمین جو ہے اسے پوتر بھومی کی شکل میں ہندو دیکھتا ہے اور ہندوؤں کا ہی اس پر کنٹرول ہونا چاہئے۔ آپ دیکھیں کہ We میں سنگھ کی اس آئیڈیالوجی میں کافی تفصیلات شامل کی اور اس کا اہم جو موضوع تھا وہ یہ ہیکہ جو غیر ہندو خاص کر مسلم ان کے ساتھ کیسا برتاو ہوگا ان کی شہریت سے متعلق حقوق کو لیکر اس میں بات کی گئی یہ گولوالکر کا سنگھ تھا جبکہ بھاگوت کا سنگھ جب آپ دیکھیں گے تو آپ کو دیکھنا ہوگا کہ جب گولوالکر کے ایک فالوور نریندر مودی جنہوں نے اپنی کتاب میں جو سب سے بڑا باب لکھا ہے وہ گولوالکر کے بارے میں لکھا ہے اور کافی زیادہ تعریف وستائش کرتے ہوئے لکھا ہے ان کی پرائم منسٹر شپ اور گولوالکر کے سنگھ دونوں کو ملا کر دیکھا جانا چاہئے ہمارا شخصی طور پر ماننا ہیکہ سنگھ پریوار ایک ہائیڈرا کی طرح کی ساخت ہے جس میں جسم کی سطح پر امتیاز کرنا مشکل ہے صرف لیڈرشپ کی سطح پر امتیاز کرسکتے ہیں۔ باڈی لیول پر سب ایک ہیں اور گولوالکر کے فالوور مودی ہیں اور آپ دیکھئے کہ پچھلے دس سال میں جو کچھ ہوا چاہے وہ لنچنگ ہو یا پھر مسلمانوں کے خلاف پر تشدد حملے، تحفظ گاو کے نام پر، لوجہاد کے بہانے یا پھر حکومت کا رویہ، حکومت کا کام تھا کہ حملہ آوروں کے خلاف کارروائی کرنا لیکن حکومت ان کیلئے معافی کا ماحول بنارہی تھی ساتھ ہی ہندوا کثریتی ایجنڈہ کو آگے بڑھا رہی تھی جیسے شہریت ترمیمی قانون تو بنیادی طور پر آپ جس چیز کو گولوالکر کے سنگھ میں کہا گیا اس پر مودی کی حکومت میں عمل آوری کی گئی۔ سنگھ میں ایک چیز تو نہیں بدلی وہ ہے مسلمانوں اور اسلام کے تئیں ان کا رویہ اور انہیں دشمن کی طرح دیکھنا اور ہماری نظر میں یہ دو سنگھ کو لیکر سب سے بڑا مسئلہ ہے اس کے علاوہ آہستہ آہستہ سنگھ بھی بدلا ہے۔ ہیڈگوار کے وقت جو سنگھ تھا وہ گولوالکر کے وقت نہیں تھا ان کے وقت جو سنگھ تھا وہ دیورس کے وقت نہیں تھا۔ ایک وقت ایسا بھی تھا جب دیورس جی سرسنچالک تھے وہ مسلمانوں کیلئے سنگھ کے دروازہ کھولنے کے خواہاں تھے لیکن دو ایک کو چھوڑ کر سب نے مخالفت کی بہرحال بھاگوت کے حالیہ بیانات نے بدلاؤ کا شارہ دیا ہے۔

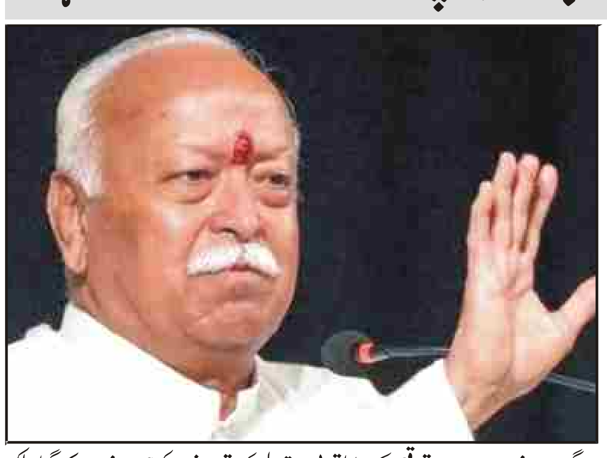

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766

پی وی نرسمہاراؤ اور نہرو ماڈل پر عمل آوری

وینکٹ پارسا

سال 1991ء میں ہمارے ملک میں معاشی اصلاحات کا عمل بڑے پیمانے پر شروع ہوا اور ستم ظریفی یہ ہے کہ ان معاشی اصلاحات کا کریڈٹ اس وقت کے وزیراعظم پی وی نرسمہاراؤ کو دیا جاتا ہے۔ 28 جون کو ان کی 103 ویں یوم پیدائش منائی گئی۔ جہاں تک پی وی نرسمہاراؤ کے سر معاشی اصلاحات کا سہرا باندھنے کا سوال ہے اگر دیکھا جائے تو حقیقت میں وہ کبھی بھی اصلاح پسند یا مصلح نہیں تھے بلکہ 1940ء کے دہے میں پی وی نرسمہاراؤ اپنے سیاسی اتالیق یا سیاسی گرو سوامی رامانند تیرتھ کے ساتھ ایک ثابت قدم سوشلسٹ رہے اور کبھی بھی انھوں نے اپنا نظریہ تبدیل نہیں کیا۔ وہ کیسے ایک ثابت قدم سوشلسٹ رہے یہ 1971ء سے 1973ء تک متحدہ آندھراپردیش کے چیف منسٹر کی حیثیت سے ان کے کام سے ظاہر ہوتا ہے۔ ساتھ ہی 1991ء تا 1995ء وہ ملک کے وزیراعظم رہے۔ اس دوران پی وی نرسمہاراؤ نے جس انداز میں کام کیا اس سے بھی ان کے نظریہ، ان کی روش کا بخوبی پتہ چلتا ہے۔ واضح رہے کہ سال 2001ء میں جنوبی ہند کی ریاست کرناٹک کے دارالحکومت بنگلورو میں کل ہند کانگریس کمیٹی کا پلینری سیشن منعقد ہوا تھا جس کی صدارت اس وقت کی کانگریس سربراہ سونیا گاندھی نے کی۔ اس اجلاس میں پی وی نرسمہاراؤ نے فراخدلانہ معاشی پالیسی (لبرلائزیشن) اور عوامی شعبہ پر مقالہ پیش کیا تھا۔ اس مقالہ سے بھی پی وی کے نظریہ کا اندازہ ہوتا ہے۔ نرسمہاراؤ نے کبھی محسوس نہیں کیا کہ ترقی سے متعلق نہرو ماڈل ناکام ہوا ہے یا اسے فراخدلانہ معاشی پالیسی۔ خانگیانے کے عمل (ایل پی جی) پر عمل آوری کرنے والی حکومت سے راہ ہموار کرتا ہے۔ اس وقت لیبرلائزیشن۔ پرائیوٹائزیشن۔ گلوبلائزیشن (LPG) کا دور دورہ تھا۔ نرسمہاراؤ کو معاشی اصلاحات کا کریڈٹ دانستہ طور پر دراصل بی جے پی یا کانگریس میں موجود ان کے ساتھیوں اور کٹر حامیوں نے دیا ہے اور اس بات کو جان بوجھ کر پھیلانے کی کوشش کی گئی۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ بی جے پی حکومت نے حال ہی میں پی وی نرسمہاراؤ کا ملک کے اعلیٰ ترین شہری اعزاز بھارت رتن کیلئے انتخاب کیا اور اس کے پیچھے بھی بی جے پی کے سیاسی عزائم کارفرما ہے۔ اس اعلیٰ ترین شہری اعزاز کے لئے نرسمہاراؤ کا انتخاب اس لئے کیا گیا تا کہ انھیں ایک ایسی شخصیت کے طور پر پیش کیا جائے جس نے نہرو کے نظریہ بشمول نہرو کے ترقی سے متعلق ماڈل۔ نہرو کی شروع اور اختیار کردہ خارجہ پالیسی سے متعلق مختلف پہل جیسے پنچشیل، دولت مشترکہ، غیر جانبدارانہ تحریک کو رد کیا۔ تاہم بی جے پی کے اس دعوی کے بارے میں یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ سچائی، سچائی ہوتی ہے۔ اس پر آپ دروغ گوئی کے لاکھ پردے ڈالیں، سچائی چھپ نہیں سکتی۔ آپ کو یاد دلادیں کہ 1957ء میں ڈاوس میں اکنامک فورم سے اپنے خطاب میں پی وی نرسمہاراؤ نے بدھا کے درمیانی راستہ (میانہ روی) کا حوالہ دیتے ہوئے اس پر زور دیا۔ درحقیقت اپنی ڈاوس خطاب میں پی وی نرسمہاراؤ نے پنڈت جواہر لال نہرو کی طرف سے متعارف کروائی گئیں ملی جلی معیشت کی خوبیوں پر غور کرنا پسند کیا اس کا انتخاب کیا۔ بحیثیت مجموعی پی وی نرسمہاراؤ نے دنیا پر واضح کردیا کہ ترقی کے نہرو ماڈل کو پیچھے چھوڑنا نہیں چاہئے۔ اگر دیکھا جائے تو ہندوستان میں معاشی اصلاحات پوری طرح نہرو ماڈل اور پنڈت نہرو کے اُصولوں پر مبنی تھیں۔ اپنے دور حکومت میں پی وی نرسمہاراؤ نے اس بارے میں تفصیلی رہنمایانہ خطوط جاری کئے کہ خانگیانے کی بجائے DISINVESTMENT کے ساتھ کس طرح آگے بڑھنا ہے اور کس طرح ایکویٹی عوامی شعبہ کی بینکوں کو فروخت کی جانی چاہیے۔ پی ایس یو ورکروں کو فروخت کی جانی چاہیے۔ گورنمنٹ پبلک سیکٹر انڈر ٹیکنگس (پی ایس یوز) ورکروں کو اندرا گاندھی کے 20 نکاتی پروگرام کو ذہن میں رکھتے ہوئے پی ایس یوز یا پی ایس یو ورکروں کے لئے پالیسی اختیار کی گئی کیوں کہ اندرا گاندھی کا 20 نکاتی پروگرام میں ان ورکروں کو انتظامیہ میں شرکت کا تصور کیا گیا تھا۔ پی وی نرسمہاراؤ کا بدترین اندیشہ اس وقت درست ثابت ہوا جب واجپائی اور مودی کے دور حکومت میں پبلک سیکٹر انڈر ٹیکنگس کو ایک پلاسٹر میں خانگی شعبہ کے حوالے کیا جارہا ہے اور وہ بھی فراخدلانہ معاشی اصلاحات کے نام پر۔ اصل پریشانی تو 1998ء میں شروع ہوئی جس نے 1991ء میں پی وی نرسمہاراؤ کی شروع کردہ پالیسی کو تبدیل کردیا۔ واجپائی حکومت نے بڑی ڈھٹائی کے ساتھ ڈس انوسٹمنٹ کی جگہ خانگیانے کی وکالت کی جس کا کبھی تصور بھی نہیں کیا گیا تھا۔ جب 1991ء میں معاشی اصلاحات متعارف کروائی گئیں، ملی جلی معیشت میں تبدیلی آئی لیکن اس پالیسی میں تبدیلی نہیں آئی جو نہرو نے شروع کی تھی۔ (نہرو نے ملی جلی اقتصادی پہل شروع کی تھی) یہاں ایک اور اہم بات یہ ہے کہ بحیثیت وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے چپکے سے DISINVESTMENT کو ہٹادیا اور اس کی جگہ پہلی مرتبہ خانگیانے کو لایا اور پھر اس کا الزام نرسمہاراؤ کے سرتھوپنے کی کوشش میں یہ کہا کی نرسمہاراؤ ہی ملک میں لبرلائزیشن، پرائیوٹائزیشن۔ گلوبلائزیشن (LPG) کے معمار ہیں اور جنھوں نے نہرو ماڈل کو رد کیا۔ واجپائی حکومت میں نیٹاور کی ممبئی میں واقع دو قیمتی جائیدادوں کی فروخت پر کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل (CAG) کی نظروں میں آئی۔ سی اے جی نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ ہوٹلوں کی فروخت یا بولی میں بولی دہندگان کی مدد کی خاطر شرائط میں نرمی دی گئی، نیٹاور جوہو کے کیس میں DISINVESTMENT منٹری نے معاملت خاص طور پر آر ایس ایس سے مبینہ طور پر تعلقات رکھنے والے سراس کو ایرپورٹ نیتاور کی فروخت میں بھی مالیہ فراہم کرنے میں مدد کی خاطر مداخلت کی۔ پی وی نرسمہاراؤ نے پی ایس یوز کی کم قیمت اور کم فروخت کو گراسر کے بل کی ادائیگی کے لئے اقدامات کئے تا کہ بنکروں اور بافندوں کو اس سے فائدہ پہنچے۔ سونیا گاندھی نے 2004-2014ء یو پی اے حکومت میں اسی خطوط پر کام کیا۔ نتیجہ میں MGNREGA اور اسی خطوط پر کئی پروگرامس پر عمل آوری کی گئی جس میں نیشنل فوڈ سکیوریٹی ایکٹ اور حق تعلیم بھی شامل ہے۔ جہاں تک خارجہ پالیسی کا سوال ہے پی وی نرسمہاراؤ کو اس معاملہ میں اندرا گاندھی سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ 1983ء میں جب اندرا گاندھی نے دولت مشترکہ سربراہ اجلاس اور NAM سربراہ اجلاس نئی دہلی میں منعقد کیا تھا اُس وقت ان کے وزیر خارجہ پی وی نرسمہاراؤ تھے۔ ان دو پروگرامس کے بعد ہی اندرا گاندھی نے انھیں وزیر داخلہ بنایا تا کہ اس وقت پنجاب میں اپنے نقطہ عروج پر پہنچے انتہا پسندی سے بہتر انداز میں نمٹا جاسکے۔ نہرو خارجہ پالیسی پر بھی پی وی نرسمہا راؤ نے عمل کیا۔ 1993ء میں انھوں نے چین کے ساتھ LAC پر امن کیلئے ایک معاہدہ پر دستخط کئے۔ انھوں نے نہرو کی مشرقی پالیسی کو بھی اپنایا۔ پی وی نے راجیو گاندھی کی ہدایت پر بحیثیت انتخابی منشور کمیٹی کے صدر معاشی اصلاحات کا بلیو پرنٹ تیار کیا تھا۔ راجیو گاندھی کے قتل کے بعد پی وی کو صدر کانگریس بنایا گیا اور انتخابات میں کامیابی کے بعد وہ وزیراعظم بنائے گئے اور پھر راجیو گاندھی کی وراثت کے طور پر معاشی اصلاحات پر عمل آوری کی۔

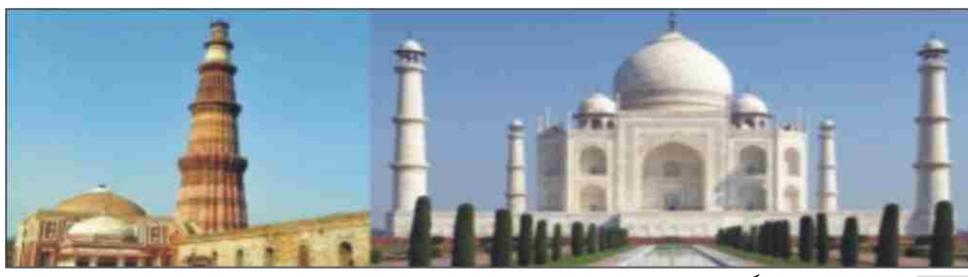

آل انڈیا علما، بورڈ نے مہاراشٹر اسمبلی کے چناؤ میں

سیکولر محاذ سے اقلیتوں کے لئے 30 نشستوں (ٹکٹوں) کا مطالبہ کیا

مسلم اکثریتی حلقوں کی نشاندھی کی جارہی ہے

ممبئی (شارف انصاری): ممبئی پریس کلب میں آج بروز پیر یکم جولائی کو آل انڈیا علماء بورڈ کے اراکین نے ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کرکے مہاراشٹر کی تمام سیکولر پارٹیوں سے آئندہ اسمبلی چناؤ میں آبادی کے تناسب سے اقلیتی امیدواروں کو نمائندگی کا مطالبہ کیا۔ اس موقع پر آل انڈیا علماء بورڈ کے قومی جنرل سیکریٹری بونائی حسنی نے اس بات کا اعادہ کیا کہ حالیہ پارلیمانی چناؤ میں مہاراشٹرا کی 48 سیٹوں میں انڈیا الائنس نے ایک بھی مسلم امیدوار کو ٹکٹ نہیں دیا اس کے باوجود مسلمانوں نے ان کے امیدواروں کو یکطرفہ ووٹنگ کی اور اس کے مثبت نتائج بھی سامنے آئے۔ اب ریاست میں اکتوبر میں اسمبلی انتخابات کا امکان ہے ایسے میں انڈیا الائنس ودیگر سیکولر پارٹیاں مسلمانوں کو خاطر خواہ نمائندگی دیں۔ انھوں نے کہا کہ پچھلے کئی برسوں سے مسلمان کو صرف ووٹ بینک کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے جبکہ مہاراشٹر میں مسلمانوں کی آبادی کا تناسب 11 فی صد ہے۔ اسلئے اس بار ہم مہاراشٹر کے ووٹروں کو بیدار کریں گے اور مسلم آبادی کے حساب سے نمائندگی کا مطالبہ کریں گے۔ بورڈ کے قومی ترجمان سلیم الوارے نے کہا کہ اس کانفرنس کا مقصد یہ کی اسمبلی الیکشن میں اقلیتوں کو بھرپور نمائندگی ملیں۔ اس لئے مہاراشٹرا اسمبلی الیکشن میں کم سی کم 30 نشستوں پر مسلمانوں کو امیدواروں ملنی چاہیے۔ علماء بورڈ کسی پارٹی سے منسلک نہیں ہیں ہم صرف اتنا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کی سیاست میں نمائندگی بڑھیں۔ اس سلسلے میں جلد ہی ہم تمام سیکولر پارٹیوں کے صدور وسیکرٹریز سے ملاقات کریں گے اور تحریری طور پر اپنا مطالبہ رکھیں گے۔ بورڈ کے کارگزار قومی صدر مولانا نوشاد احمد صدیقی نے کہا کہ تمام سیاسی پارٹیوں کے پاس اب قابل اعتماد، فعال اور تجربہ کار مسلم لیڈرشپ موجود ہے جو ہر اعتبار سے اسمبلی چناؤ لڑ سکتے ہیں اور اس کے مثبت نتائج بھی سامنے آسکتے ہیں۔ بورڈ کے مولانا نیاز الدین ندوی نے کہا کہ ہماری آبادی کے حساب سے انڈیا الائنس امیدواری دیں۔ مولانا محمد شمیم اختر ندوی نے کہا کہ ہمارا مطالبہ ہے کہ اس بار مہاراشٹر میں جہاں 25 سے 30 سیٹیں ایسی ہیں جہاں مسلمان جیت سکتے ہیں وہاں انڈیا الائنس پارٹیاں مسلمانوں کو نمائندگی دیں۔ ہم مختلف علاقوں کے مسلم سیاسی پارٹیوں کے ٹکٹ کے لئے خواہش مند امیدواروں سے ہمارے پولیٹیکل ایکشن کمیٹی سے بالمشافہ ملاقات کریں۔ اس بورڈ کے پولیٹیکل پینل کے ممبران میں مولانا شمیم اختر ندوی، ڈاکٹر ندیم عثمانی، ڈاکٹر عبدالقادر سیّد، مولانا ثابت علی نقشبندی، مولانا نیاز الدین ندوی، اور اورنگ آباد سے مبین صدیقی شامل ہیں۔ اگلے دو ہفتوں میں مہاراشٹرا کے دیگر اضلاع سے مزید غیر سیاسی ساتھیوں کو اس پینل میں شامل کیا جائیگا۔

ایک لہر۔۔۔۔ڈھا گئی قہر

دیکھتے ہی دیکھتے مولانا کا خاندان غرق آب

عقیل خان بیاولی جلگاؤں

ریاست مہاراشٹر کا قومی سطح پر معروف سیاحتی تفریحی مقام لونا والا بارش کے دنوں میں سیاحوں کی پہلی پسند کا درجہ رکھتا ہے یہاں کے قدرتی مناظر بہتے جھرنے پہاڑی ہریالی رنگ برنگی پھولوں اور پھل مسرور ماحول جو سیاحوں کو اپنی طرف مرغوب کیے بغیر نہیں رہتی بالخصوص تعطیل کے دن یہاں سیاحوں کا اژدھام لگا رہتا ہے اسی طرح کا اژدھام ۳۰ جون بروز اتوار کو بھی تھا سید نگر ہڈپسر پونہ کے رہائشی مولانا انصاری و خان خاندان کے کل ۱۷ چھوٹے بڑے افراد کا قافلہ لونا والا کی خوبصورت وحسین پہاڑیوں کی سیر وتفریح کے لئے نکلا۔۔۔ ۳۰ جون کو بروز اتوار بوقت نماز ظہر انصاری خاندان کے پانچ افراد ڈیپ کے واٹر فال اور فلو کی تاب نہ لاکر مدد کی بھیک مانگتے۔۔۔ انھوں کے سامنے غرق آب ہوئی سیاسی تفریحی مقامات پر لوگ سیر کو جاتے مگر ۔۔۔بغیر احتیاط کے۔۔۔ یہاں بھی ایسا ہی ہوا شائستہ پروین عمر ۴۰ سال امیمہ انصاری ۱۳ سال، عمیرہ انصاری ۸ سال، عدنان انصاری عمر ۴ سال، ماریہ انصاری عمر ۹ سال یہ لہروں کی تاب نہ لاکر لقمہ اجل بن گئی دیہی ڈی وائی ایس پی پنکج دیشمکھ نے موقع واردات پہنچ کر معائنہ کر حالات کا جائزہ لیا تحقیقات وتلاش جاری ہیں تادم تحریر تین لاشوں کو تلاش کرلیا گیا ہے ماندہ لاشوں کی تلاش جاری ہے۔

اللہ کا پہلا حکم ہے کہ پڑھو تو، پھر پڑھو: مفتی محمد ہارون ندوی

شیرپور میں تعلیمی بیداری اور حوصلہ افزائی سیمینار کامیاب

جلگاؤں 1 رجولائی: قرآن مجید میں روزہ، نماز، حج، زکوٰۃ، ان تمام احکامات میں سب سے پہلا حکم "اقراء" ہے یعنی پڑھو، تعلیم حاصل کرو، پڑھنا سب سے پہلی عبادت ہے۔۔ اور اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پڑھنے کا حکم دیا کیونکہ وہ جانتا ہے۔ میرا بندہ جب تک پڑھے گا نہیں تو وہ مجھے پہچان بھی نہیں سکے گا اور پڑھے گا تو ہی پتہ چلے گا کہ مالک کون ہے؟ زندگی اور موت کس کے ہاتھ میں ہے؟ کائنات کی ترتیب کس کے ہاتھ میں ہے۔ صرف پڑھنے کی برکت سے اللہ دنیا میں کامیابی آپ کے قدموں پر رکھے گا، ترقی، عزت، سکون حاصل کرنے کا ایک ھی راستہ ھے وہ ھے اچھی اور اعلیٰ تعلیم، اس لیے پڑھائی کرواور اپنی نسلوں کو پڑھاؤ، آدھی روٹی کھاؤ لیکن اپنے بچّوں کو پڑھاؤ۔۔ میرے بچو! کامیابی کی خوبصورت منزلیں آپ کی منتظر ہیں، آگے بڑھو۔۔ ایسے ہی متاثر کردینے والے طاقتور تحریکی خیالات ملک کے مشہور و معروف بیباک مقرّر حضرت مفتی محمد ہارون ندوی نے اپنے خطاب میں پیش کیے، ہزاروں طلباء اور والدین موجود تھے۔ شیر پور میں امریش بھائی پٹیل کے کالج کیمپس کے خوبصورت ہال میں اس شاندار پروگرام کا انعقاد کیا گیا، اس پروگرام کی صدارت بھوپیش بھائی پٹیل نے کی اور مہمان خصوصی راجو بھنڈاری، کریم سالار صاحب، اعجاز ملک، صابر سیٹھ دھولیہ، عارف قمر، ذیشان پٹھان، ہارون سیٹھ ساودہ، اعجاز لالہ، اور بڑی تعداد میں شہر کے سیاسی وسماجی رہنماؤں نے شرکت کی۔ 10 ویں، 12 ویں اور سائنس میڈیکل NEET اور مفتی بننے والے حافظ عالم کو بھی انعامات سے نوازا گیا اور تالیوں کی گونج میں حوصلہ افزائی کی گئی۔ پروگرام کے صدر بھوپیش بھائی پٹیل نے بھی 250000 روپے (ڈھائی لاکھ) کا عطیہ دیا اور اپنے قائدانہ کردار میں تعلیمی بیداری کے عملے کی حوصلہ افزائی بھی کی۔ پروگرام شام 5 بجے منا سر صاحب کی شاندار نظامت اور شکریہ کے کلمات کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

جمعیۃ علماء ہند اپنی دینی، ملی، معاشرتی اور سماجی خدمات کے ایک سو پانچ سال کامیابی سے پورا کرچکی ہے

مولانا حلیم اللہ قاسمی (جنرل سیکریٹری جمعیۃ علماء مہاراشٹر)

ممبئی 1 رجولائی: مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم جمعیۃ علماء نے نہایت پر آشوب حالات میں جرأت و استقلال کے ساتھ ایک صدی سے زائد کا عرصہ پورا کرلیا ہے، ملک کی آزادی کے بعد 75 سال سے یہ تنظیم ملی مسائل اور مشکلات کو حل کرنے، حکومتوں کو ان سے آگاہ کرنے اور قانون کا سہارا لیکر شہری حقوق کی بازیابی میں پابندی کے ساتھ سرگرم عمل ہے۔ یہ ایک مسلمہ تاریخی صداقت ہے کہ جمعیۃ علماء ہند نے ملت کو اپنے تشخص کے ساتھ ملک میں باوقار زندگی گزارنے کا حوصلہ دیا ہے۔ کسی بھی تنظیم یا جماعت کا وجود واستحکام اس کی ذیلی یونٹوں کے استحکام اور پائیداری پر منحصر ہوتا ہے، جمعیۃ علماء کے دستور اساسی کے مطابق جمعیۃ کو نیچے سے اوپر تک سرگرم عمل رکھنے اور نئے افراد کو تنظیم سے جوڑنے کے لئے ٹرم وائز ممبر سازی کی جاتی ہے اور ہر سطح پر نظام تشکیل دیا جاتا ہے، جس کا سلسلہ ان دنوں جاری ہے۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مہاراشٹر نے جمعیۃ علماء ہند کی ابتدائی ممبر سازی کی طرف عامۃ المسلمین کو متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک کے موجودہ حالات میں ضروری ہے کہ جمعیۃ علماء ہند کے زیادہ سے زیادہ ممبر بنائے جائیں، ہر بالغ مرد اور عورت کو ممبر بننے کا استحقاق حاصل ہے۔ مولانا موصوف نے زور دیکر کہا کہ ممبر سازی کی اس تحریک کے ذریعہ سے پورے ماحول میں بیداری کی ایک ہلچل پیدا کی جائے اور یہ کوشش ہو کہ ریاست مہاراشٹر کے ایک ایک شہر اور دیہات میں ملت کے ہر فرد تک جمعیۃ علماء کا پیغام پہونچ جائے۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے یہ بھی بتایا کہ جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ نے ممبر سازی کی آخری تاریخ 16 رمئی مقرر کی تھی، لیکن پھر اس میں 3 رماہ کی توسیع کر دی گئی ہے، اب ابتدائی ممبر سازی کی آخری تاریخ 15 راگست 2024 کردی گئی ہے۔ صوبائی جنرل سکریٹری نے ریاست کی تمام ذیلی یونٹوں کے ذمہ داروں سے اپیل کی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو وقت مقررہ کے اندر جماعت کا ممبر بنائیں۔ اور جماعت کی افرادی قوت میں اضافہ کرکے تنظیم کو استحکام بخشیں۔

مہاراشٹر ڈیموکریٹک فورم نے اپوزیشن کے نومنتخب لوک سبھا ممبران کو خط لکھ کر ہجومی تشدد کا مسئلہ پارلیمنٹ میں اٹھانے کا مطالبہ کیا

ممبئی: یکم جولائی: مہاراشٹر ڈیموکریٹک فورم (ایم ڈی ایف) نے اپوزیشن کے تمام نومنتخب ممبران پارلیمنٹ کو خط لکھ کر ان سے کہا ہے کہ وہ ہجومی تشدد کا مسئلہ پارلیمنٹ میں اٹھائیں۔ ایم ڈی ایف کے کنوینر عبدالمجیب شیخ اور کو کنوینر شاکر شیخ نے میڈیا کو ایک بیان میں کہا، ہم نے 18 ویں لوک سبھا کے تمام نومنتخب ارکان کو خط لکھا ہے۔ خط میں ارکان پارلیمنٹ کو یاد دلایا گیا ہے کہ انڈیا اتحاد ان ریاستوں میں کامیاب ہوا جہاں وہ فرقہ واریت کے خلاف واضح موقف کے ساتھ سامنے آئے اور جہاں کہیں بھی وہ ہچکچاہٹ، خوف، دباؤ، لالچ اور خود غرضی کا شکار ہوئے، وہ اس بار بھی جیت نہیں سکے۔ بی جے پی کی زیر قیادت این ڈی اے حکومت کو بنے تین ہفتے ہو چکے ہیں۔ اس دوران ہمارے ملک نے مختلف علاقوں میں فرقہ وارانہ واقعات، ہجومی تشدد اور انہدام میں پریشان کن اضافہ دیکھا ہے۔ حالیہ ہفتوں میں چھتیس گڑھ میں دو الگ الگ واقعات میں چار افراد کو بے رحمی سے پیٹ پیٹ کر ہلاک کیا گیا، اتر پردیش کے علی گڑھ میں ایک اور گجرات میں بھی اسی طرح کے واقعات رونما ہوئے۔ مزید برآں، ملک کے کئی حصوں میں عید الاضحیٰ (بقرعید) کے موقع پر دائیں بازو کے ہجوم کی طرف سے فرقہ وارانہ بدامنی اور ہدف بنا کر ہراساں کیے جانے کی اطلاعات ملی ہیں۔ ایم ڈی ایف نے قانون سازوں کو بتایا کہ "اپوزیشن کے ذمہ دار اور حساس ارکان کی حیثیت سے، اور جو ہندوستانی اتحاد کا حصہ ہیں جس نے "نفرت کی راجنیتی" سے لڑنے کے عزائم کے تحت یہ لڑائی لڑی تھی، ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ پارلیمنٹ کے موجودہ سیشن میں مذکورہ سنگین خدشات کو دور کریں۔ یہ تین مطالبات ہیں (1) ہجومی تشدد کے فوری خاتمے کا مطالبہ، (2) بھارتیہ نیائے (سیکنڈ) سنہیتا، 2023 پر سختی سے عمل آوری کا مطالبہ، جس میں ہجومی تشدد کے لئے سخت سزائیں تجویز کی گئی ہیں، عمر قید سے لے کر موت تک کی سزا دی گئی ہے اور (3) ہندوستان کے وزیر داخلہ سے ایک جامع بیان کا مطالبہ کیا گیا ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ ہجومی تشدد، غیر قانونی انہدام اور مسلم کمیونٹی کے خلاف نفرت انگیز جرائم کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔

اویغور مسلمانوں پر چین کا جبر۔۔۔انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی داستان

سنکیانگ۔30 رجون۔ایم این این۔سنکیانگ کے علاقے میں اپنی اویغور مسلم اقلیت کے ساتھ چین کا سلوک مسلسل جبر اور ان کی ثقافتی، مذہبی اور تاریخی شناخت کے خاتمے کی وجہ سے نشان زد ہے۔ ایک حالیہ اقدام میں، چینی حکام نے سنکیانگ کے تقریباً 630 دیہاتوں کے نام تبدیل کردیے ہیں، اور ایغور کمیونٹی کے لیے اہم مذہبی، تاریخی اور ثقافتی حوالوں کو ہٹا دیا ہے۔ یہ تبدیلیاں ایغور شناخت کو دبانے کی ایک وسیع مہم کا حصہ ہیں، جس میں مذہب، تاریخ اور ثقافت سے متعلق اصطلاحات کو تبدیل یا ہٹا دیا گیا ہے۔ اویغوروں کے خلاف چینی حکومت کے کریک ڈاؤن نے بین الاقوامی توجہ اور مذمت مبذول کرائی ہے، جس میں بڑے پیمانے پر حراستی کیمپوں، جبری مشقت اور انسانی حقوق کی دیگر سنگین خلاف ورزیوں کی اطلاعات ہیں۔ بین الاقوامی چیخ و پکار کے باوجود، چین اپنے اقدامات کا دفاع جاری رکھے ہوئے ہے، اور یہ دعویٰ کرتا ہے کہ حراستی کیمپ پیشہ ورانہ تربیت کے لیے ہیں اور یہ کہ دہشت گردی سے نمٹنے اور سنکیانگ کے علاقے میں استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے سخت اقدامات ضروری ہیں۔ ایغوروں کے ساتھ چین کا سلوک اس کی سرحدوں سے باہر تک پھیلا ہوا ہے، بیرون ملک رہنے والے اویغوروں کو نشانہ بنانے، دھمکیاں دینے اور زبردستی چین واپس بھیجے جانے کی اطلاعات ہیں، جہاں انہیں قید اور تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

کراچی کے آلودہ پانی کے سبب بچوں کی ڈائریا سے اموات ہورہی ہیں۔حکام

کراچی۔30 رجون۔ایم این این۔کراچی میں، آلودہ نل کا پانی شدید اسہال کی وجہ سے بچوں کی موت کا باعث بنا ہے۔ شدید اسہال میں مبتلا دو بچے، ایک 14 سالہ لڑکا اور ایک 6 سالہ لڑکی عید کے پہلے روز دم توڑ گئے۔ ان کے محلے کو فراہم کیا جانے والا پانی صاف طور پر آلودہ تھا، جس میں کیڑے تھے اور بدبو پھیل رہی تھی۔ اس سے قبل اپریل میں صوبہ سندھ میں بورویل کا آلودہ پانی پینے سے ایک ہی خاندان کے پانچ بچے ہلاک ہو گئے تھے۔

کراچی میں بجلی کی غیر اعلانیہ بندش کے باعث شہریوں کا احتجاج پھوٹ پڑا

کراچی۔30 رجون۔ایم این این۔جیسے جیسے کراچی شدید گرمی کی لپیٹ میں ہے، وہاں کے رہائشیوں کو بجلی کی غیر اعلانیہ بندش کے اضافی بوجھ کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے شہر میں کئی احتجاجی مظاہرے ہوتے ہیں۔ جمعہ سے پیر کی رات تک شاہین کمپلیکس، پنجاب چورنگی، لیاقت آباد، ناظم آباد، اورنگی ٹاؤن اور ابوالحسن اصفہانی روڈ سمیت محلوں میں مسلسل لوڈ شیڈنگ کی گئی۔ مایوس شہری سڑکوں پر نکل آئے، ٹائر جلا کر سڑکیں بلاک کر دیں، ٹریفک کی مشکلات میں اضافہ ہو گیا۔ طویل بندش نے ریلوے کالونی اور قریبی علاقوں کے مکینوں کو گھروں سے نکلنے پر مجبور کردیا، شاہین کمپلیکس کے قریب احتجاجی مظاہرے شروع ہوگئے۔ مظاہرین نے تباہ کن اور غیر متوقع لوڈ شیڈنگ پر غم و غصے کا اظہار کیا، جس نے روزمرہ کی زندگی کو بری طرح متاثر کیا، خاص طور پر خواتین، بچوں اور بوڑھوں جیسے کمزور گروہوں کے لیے۔ متعدد شکایات کے باوجود مکینوں کو بجلی کے بھاری بل وصول ہونے کا سلسلہ جاری ہے۔

"بزم عزیز" کی ماہانہ طرحی نشست منعقد

بارہ بنکی: یکم جولائی (نامہ نگار) بزم عزیز کی ماہانہ طرحی نشست بزم کے صدر الحاج نصیر انصاری کے بر مکان پر منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت استاذ شاعر ضمیر فیضی نے کی، جب کہ شاندار طریقے سے نظامت کے فرائض ھزیل لعل پوری نے ادا کیے۔ مہمان خصوصی کے طور پر اختر جمال عثمانی، ایس ایم حیدر اور اصغر عثمانی موجود رہے۔ نشست میں مصرع طرح "کیا بھروسہ جہان فانی کا" پر کہے گئے اور پسند کیے گئے اشعار نظر قارئین ہیں۔

جا رہا ہے تو دل بھی لیتا جا
کیا کروں گا تری نشانی کا

ضمیر فیضی

جانے کیا کیا بہا کے لے جائے
کیا ٹھکانہ ہے بہتے پانی کا

الحاج نصیر انصاری

ایک دن اختتام ہوتا ہے
ہر فسانے کا ہر کہانی کا

ھزیل لعل پوری

جذبۂ عشق پال کر دیکھو
رخ بدل جائے گا کہانی کا

صغیر نوری

باغ ہر دم رہے پھلا پھولا
تجربہ گر ہو باغبانی کا

ماسٹر عرفان انصاری

کام کرتا ہے سب ضعیفی کے
اور بھرتا ہے دم جوانی کا

ڈاکٹر ریحان علوی

میں بھی قصہ ہوں اس کہانی کا
جس نے توڑا غرور پانی کا

ارشاد بارہ بنگوی

دیش کے قوم کے نہ آئے کام
فائدہ کیا پھر اس جوانی کا

آدرش بارہ بنکوی

خون پینے کی چھوٹ ہے لیکن
مانگتے ہیں حساب پانی کا

نفیس بارہ بنکوی

پاؤں ٹکتے نہیں ہیں باطل کے
سامنا جب ہو حق بیانی کا

بشر مسولوی

بچ کے رہنا یہ دور ہے یارو
ایک ظالم کے حکمرانی کا

عارف شہاب پوری

دشمنی ہے ازل سے دونوں میں
میل کیسے ہو آگ پانی کا

سرور کنتوری

شکر ہے زخم دے دیے تم نے
میں طلبگار تھا نشانی کا

طفیل زیدپوری

جب بھی دریا میں ڈالنا کشتی
دیکھ لینا بہاؤ پانی کا

مسٹر امیٹھوی

قبر پر خود عذاب بن جائے
کام ایسا ہو زندگانی کا

صبا جہاں گیرابادی

جسم سے روح کب نکل جائے
کیا ٹھکانہ ہے زندگانی کا

نظر مسولوی

نشست کے اختتام پر بزم کے جنرل سیکریٹری ھزیل لعل پوری نے سبھی شعرا اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ بزم کے صدر الحاج نصیر انصاری نے اعلان کیا کہ اگلی نشست" جہان میں کوئی صابر حسین سا نہ ہوا"سلام کے مصرح طرح پر ہوگا۔ سا۔ قافیہ، نہ ہوا۔ ردیف ہے

پاکستان اور ایران سے 13 ہزار سے زائد افغان تارکین وطن واپس آئے

کابل۔ یکم جولائی۔ طالبان کی وزارت برائے مہاجرین اور وطن واپسی کے جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق صرف گزشتہ ہفتے کے دوران 447,13 افغان مہاجرین کو ایران اور پاکستان سے بے دخل کیا گیا۔ ان میں سے، 225,10 کو ایران سے اور 222,3 کو پاکستان سے جلاوطن کیا گیا، جبری طور پر واپس آنے والوں میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں، جیسا کہ وزارت نے اطلاع دی ہے۔ طالبان کی وزارت برائے مہاجرین اور وطن واپسی نے مزید بتایا کہ افغان تارکین وطن سرحدی گزرگاہوں جیسے تورغنڈی، اسپن بولدک، اسلام قلعہ اور فرینڈشپ برج کے ذریعے افغانستان واپس آئے ہیں۔ حالیہ مہینوں میں پاکستان اور ایران سے افغان مہاجرین کی بے دخلی میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ دونوں ممالک کا دعویٰ ہے کہ ان افغانوں کو ڈی پورٹ کیا گیا ہے جن کے پاس رہائش کے مناسب دستاویزات نہیں ہیں اور انہیں افغانستان واپس بھیج دیا گیا ہے۔ تاہم، ایران اور پاکستان سے ملک بدر کیے گئے کچھ تارکین وطن نے الزام لگایا ہے کہ ان کے پاس رہائشی دستاویزات کے باوجود، پولیس نے انہیں حراست میں لیا اور زبردستی افغانستان واپس بھیج دیا۔ دریں اثنا، بہت سے افغان تارکین وطن نے اپنے کیمپوں میں ایرانی پولیس کی طرف سے بدسلوکی کے واقعات کو دستاویزی شکل دی ہے۔ مزید برآں، پاکستان کے وزیر دفاع نے اس سے قبل افغانستان کے ساتھ اپنی سرحدوں پر بین الاقوامی قوانین کو سختی سے نافذ کرنے کے ارادوں کا اعلان کیا تھا۔ وزیر نے غیر دستاویزی افغانوں کو سرحدوں سے آگے پیچھے آنے سے روکنے کے لیے سنجیدہ اقدامات پر زور دیا۔ ان پیش رفتوں کے درمیان، افغانستان کو ایک سنگین انسانی بحران کا سامنا ہے جو ہزاروں تارکین وطن کی جبری واپسی سے بڑھ گیا ہے، جن میں سے بہت سے کمزور خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ یہ صورت حال انسانی حقوق کی جاری خلاف ورزیوں اور افغان مہاجرین کے حقوق اور تحفظ کے لیے درپیش چیلنجز کو اجاگر کرتی ہے۔ بڑے پیمانے پر ظلم وستم اور بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی اطلاعات کے ساتھ، افغانستان میں انسانی حالات بدستور خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ پڑوسی ممالک سے افغان تارکین وطن کی جبری واپسی بڑھتے ہوئے بحران سے نمٹنے اور کمزور آبادیوں کی فلاح و بہبود کے تحفظ کے لیے بین الاقوامی توجہ اور مدد کی فوری ضرورت پر زور دیتی ہے۔

اعلیٰ سود والے چینی قرضوں کی وجہ سے افریقہ کا قرضوں کا بحران بڑھتا جارہا ہے۔ ماہرین

نیروبی۔ 30 رایم این این۔ افریقہ کے متعدد علاقوں میں چین کی جارحانہ حکمت عملی اس کے بڑھتے ہوئے عالمی قد کا غلط تاثر پیدا کرتی ہے، جس کے نتیجے میں مخالفین میں اضافہ اور اتحادیوں میں کمی واقع ہوتی ہے۔ چین کے بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو (BRI) منصوبے نے کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک پر تقریباً 385 بلین ڈالر کے چھپے ہوئے قرضوں کا بوجھ ڈالا ہے، جس میں آنے والے سالوں میں اضافہ متوقع ہے۔ افریقی ممالک نے اعلیٰ شرح سود اور سخت شرائط کے ساتھ بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کے لیے چینی قرضوں سے اہم قرض جمع کیا ہے، جس کی وجہ سے قرض کی پریشانی بڑھ رہی ہے۔ چین افریقی ممالک کا سب سے بڑا دوطرفہ قرض دہندہ بن گیا ہے، جو تیس سے زائد افریقی شراکت داروں کو ترقیاتی منصوبوں کے لیے مالی قرض فراہم کررہا ہے۔ پاکستان، خطے میں چین کا سب سے قریبی اتحادی ہے۔

امریکی کانگریس کے وفد کا دورہ بھارت نے چین کو سخت اشارے بھیجے

واشنگٹن۔30 رجون۔ایم این این۔ریپبلکن نمائندے مائیکل میک کیل کی قیادت میں امریکی کانگریس کے ایک اعلیٰ سطحی وفد اور سابق ہاؤس اسپیکر نینسی پیلوسی نے دھرم شالہ، بھارت کا دورہ کیا، جہاں تقدس مآب دلائی لامہ مقیم ہیں، اور نئی دہلی میں بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی۔ وفد کے دھرم شالہ کے دورے کو تبت اور تبتی عوام کی حمایت کے ایک مضبوط اشارے کے طور پر دیکھا گیا، کیونکہ یہ امریکی کانگریس کی جانب سے ریزولو تبت ایکٹ کی منظوری کے فوراً بعد ہوا، جو دلائی لامہ اور چینی حکام کے درمیان پرامن حل تلاش کرنے کے لیے بات چیت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ وزیر اعظم مودی کے ساتھ وفد کی ملاقات، جنہوں نے دلائی لامہ سے ملاقات کے فوراً بعد ان سے ملاقات کا انتخاب کیا، کو تبت کی حمایت کے ایک اہم اشارے کے طور پر بھی دیکھا گیا، کیونکہ ہندوستان روایتی طور پر چین کے ساتھ اپنے معاملات میں محتاط رہا ہے۔ وفد کے دورے اور وزیر اعظم مودی کی ان کے ساتھ ملاقات کو تبت کے مسئلے پر ہندوستان اور امریکہ کے درمیان بڑھتی ہوئی صف بندی کی علامت کے طور پر دیکھا گیا، جو ممکنہ طور پر دوسرے ممالک جیسے جاپان، برطانیہ اور یورپی یونین کی حوصلہ افزائی کرسکتا ہے۔ تبت پر مضبوط موقف اختیار کریں۔ اس دورے نے بین الاقوامی تعلقات میں تبت کے مسئلے کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا، کیونکہ یہ ایک ایسے وقت میں آیا ہے جب چین کو انسانی حقوق کے ریکارڈ اور تبت کے ساتھ اس کے سلوک کے لیے بڑھتی ہوئی جانچ پڑتال کا سامنا ہے۔ وفد کے دورے اور وزیر اعظم مودی اور دلائی لامہ کے درمیان ہونے والی ملاقات کو تبت اور اس کے لوگوں کے لیے مثبت پیش رفت کے طور پر دیکھا گیا، کیونکہ انھوں نے اپنے مقصد کے لیے بڑھتی ہوئی بین الاقوامی حمایت کا مظاہرہ کیا۔ وفد کے دورے اور وزیر اعظم مودی کی ان کے ساتھ ملاقات کو تبت کے مسئلے پر ہندوستان اور امریکہ کے درمیان بڑھتی ہوئی صف بندی کی علامت کے طور پر دیکھا گیا، جو ممکنہ طور پر دوسرے ممالک جیسے جاپان، برطانیہ اور یورپی یونین کی حوصلہ افزائی کرسکتا ہے۔ تبت پر مضبوط موقف اختیار کریں۔

پی ایم او مختلف ایجنسیوں کو کسی بھی جج سے رابطہ کرنے سے روکے: لاہور ہائی کورٹ

اسلام آباد: یکم جولائی: ایم این این۔ لاہور ہائی کورٹ نے وزیر اعظم کے دفتر (پی ایم او) کو ہدایت کی ہے کہ وہ پاکستان کے انٹیلی جنس بیورو اور انٹر سروسز انٹیلی جنس (آئی ایس آئی) سمیت تمام سول اور ملٹری ایجنسیوں کو رابطہ کرنے کے خلاف ہدایات جاری کرے۔ ڈان نے ہفتے کے روز رپورٹ کیا کہ "کسی بھی جج" یا ان کے عملے کے رکن کے پاس جانا معاشرہ کیلئے درست نہیں ہے۔ پاکستان ڈیلی نے ہائی کورٹ کے حکم کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ کیا کہ جسٹس شاہد کریم نے سرگودھا میں انسداد دہشت گردی کی عدالت (اے ٹی سی) کے جج کی طرف سے مبینہ طور پر ایک خفیہ ایجنسی کے اہلکاروں سے ملنے سے انکار کرنے پر ہراساں کیے جانے کے خلاف دائر شکایت پر یہ ہدایات جاری کیں۔ کریم نے کہا، وزیر اعظم کے دفتر کی طرف سے تمام سول یا ملٹری ایجنسیوں بشمول انٹیلی جنس بیورو کے ساتھ ساتھ انٹر سروسز انٹیلی جنس (آئی ایس آئی) کو ہدایات جاری کی جائیں گی کہ کسی بھی جج سے رابطہ نہ کرنے یا رابطہ نہ کرنے کی سخت ہدایات کی۔ ڈان کی خبر کے مطابق، اسی طرح کی ہدایات پاکستانی پنجاب پولیس کے لیے بھی جاری کی گئی تھیں، جس میں کہا گیا تھا کہ پنجاب بھر میں اے ٹی سیز کی سیکیورٹی کے حوالے سے اقدامات کیے جائیں گے اور ان کے موبائل فونز پر کال ریکارڈنگ کی ایپلی کیشنز ڈاؤن لوڈ کی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ ایسی تمام کالز کو ریکارڈ کرنے کے پابند ہوں گے جو انہیں موصول ہوتی ہیں اور جن کے بارے میں ماہر ججوں کو خدشہ ہے کہ وہ ان کے سامنے کسی بھی عدالتی کارروائی کو متاثر کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔" سرگودھا اے ٹی سی جج کی شکایت 7 جون کو انچارج کے طور پر ان کے پہلے دن سے متعلق تھی، جب انہیں بتایا گیا کہ "آئی ایس آئی کے کچھ حکام" ان کے چیمبر میں ان سے ملنا چاہتے ہیں۔ ڈان کی خبر کے مطابق، جج کی جانب سے درخواست مسترد کیے جانے کے بعد، ان کے خاندان کو ہراساں کرنے کے کئی مقدمات بنائے گئے، جن میں ان کے گیس میٹر کو نقصان پہنچانا اور بجلی کے بل میں ہیرا پھیری شامل ہے۔ اس سے قبل، 7 مئی کو، پاکستان کی سپریم کورٹ کے جسٹس، جمال خان مندوخیل نے کہا کہ حکومت عدالتی معاملات میں مبینہ مداخلت کے حوالے سے کچھ نہیں کر رہی۔

مانو، شعبۂ ترسیل عامہ وصحافت کے طلبہ کا جامعہ ہمدرد میں بطور اسسٹنٹ پروفیسر تقرر

حیدرآباد، یکم جولائی (پریس نوٹ) شعبۂ ترسیل عامہ وصحافت، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے فارغ دو طلبہ کا جامعہ ہمدرد، نئی دہلی کے سنٹر فار میڈیا اینڈ ماس کمیونکیشن اسٹڈیز میں تقرر عمل میں آیا ہے۔ ڈین وصدر شعبہ پروفیسر محمد فریاد کی اطلاع کے مطابق شعبہ کے فارغ دو طلبہ ڈاکٹر محمد ذیشان وار ڈاکٹر محمد عبدالقادر صدیقی کا جامعہ ہمدرد میں مستقل بنیادوں پر تقرر نہ صرف شعبۂ ترسیل عامہ وصحافت بلکہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے لیے باعث فخر بات ہے۔ ان کے مطابق ہمارے فارغین نہ صرف عملی صحافت کے میدان میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا رہے ہیں بلکہ تدریسی شعبہ میں بھی کامیابی کا پرچم بلند کر رہے ہیں۔ پروفیسر محمد فریاد کے الفاظ میں جامعہ ہمدرد میں جرنلزم کا شعبہ قائم کرنے میں ڈاکٹر ذیشان اور ڈاکٹر صدیقی کا گرانقدر رول رہا ہے۔ انہوں نے دونوں طلبہ کے شاندار کیریئر کے لیے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

مانو آئی ٹی آئی حیدرآباد میں داخلوں کا دوسرا مرحلہ

حیدرآباد، یکم جولائی (پریس نوٹ) انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (آئی ٹی آئی)، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں داخلوں کے لیے دوسرے مرحلے کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ فارم داخل کرنے کی آخری تاریخ 18 جولائی مقرر کی گئی ہے۔ کونسلنگ 22 جولائی کو صبح 9.30 بجے سے آئی ٹی آئی، مانو کیمپس، گچی باؤلی میں ہوگی۔ ڈاکٹر عرشیہ اعظم، پرنسپل کے بموجب مختلف آئی ٹی آئی ٹریڈز (ڈرافٹسمین سیول، الیکٹریشن، الیکٹرانکس میکانک، ریفریجریشن اینڈ ایر کنڈیشنر ٹیکنیشن، پلمبر) کی دستیاب مخلوعہ نشستوں کے لیے درخواست فارم دفتر آئی ٹی آئی، یونیورسٹی کیمپس یا ویب سائٹ www.manuu.edu.in سے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ مزید تفصیلات کے لیے شخصی طور پر دفتر آئی ٹی آئی سے یا فون نمبر 040-23008428 یا 9440692452 پر ربط کریں۔

بنگلہ دیش میں غلط معلومات پھیلانے میں چین کا ہاتھ

ڈھاکہ۔ 30 جون۔ ایم این این۔ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم شیخ حسینہ کے حالیہ کامیاب دورہ ہندوستان نے بنگلہ دیش اور دیگر ممالک کے اندر بعض عناصر میں تشویش کو جنم دیا ہے جو ڈھاکہ اور دہلی کے درمیان بڑھتی ہوئی قربت کو بے چینی سے دیکھتے ہیں۔ بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان تاریخی تعلقات کے باوجود، خاص طور پر سوشل میڈیا پر غلط معلومات کی مہمات سامنے آئی ہیں، جو یہ دعویٰ کرتی ہیں کہ بھارت بنگلہ دیش پر غلبہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یہ مہمات بنگلہ دیش میں بھارت مخالف اداکاروں کے ذریعے چلائی جاتی ہیں، اکثر چین جیسے غیر ملکی کھلاڑیوں کی خاموش حمایت سے، جس کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان مضبوط تعلقات کو نقصان پہنچانا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے ہند۔ بحرالکاہل اوقیانوس اقدام میں بنگلہ دیش کی شرکت کا خیر مقدم کیا، علاقائی تعاون اور پڑوسی۔ پہلی پالیسی کے تئیں ہندوستان کی وابستگی پر زور دیا۔ اپنے دورے کے دوران، وزیر اعظم حسینہ نے 1971 میں بنگلہ دیش کی جنگ آزادی کے دوران ہندوستان کی حمایت کے لیے شکریہ ادا کرتے ہوئے، ہندوستان کو بنگلہ دیش کے بڑے پڑوسی اور ایک قابل اعتماد دوست کے طور پر تسلیم کیا۔ دونوں رہنماؤں کے درمیان بات چیت کے نتیجے میں تجارت، کنیکٹیویٹی، ڈیجیٹل پارٹنرشپ، گرین پارٹنرشپ، بلیو اکانومی اور خلا سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کو وسعت ملی۔ ان مثبت پیش رفتوں کے باوجود، بنگلہ دیش میں بی این پی۔ جماعت اتحاد، جو اپنے ٹیک سیوی کیڈر کے لیے جانا جاتا ہے، سوشل میڈیا کے ذریعے بھارت کے خلاف غلط معلومات اور پروپیگنڈہ پھیلا رہا ہے، اکثر جعلی پروفائلز اور فریب پر مبنی فیس بک پیجز کا استعمال کرتا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے ہند۔ بحرالکاہل اوقیانوس اقدام میں بنگلہ دیش کی شرکت کا خیر مقدم کیا، علاقائی تعاون اور پڑوسی۔ پہلی پالیسی کے تئیں ہندوستان کی وابستگی پر زور دیا۔ اپنے دورے کے دوران، وزیر اعظم حسینہ نے 1971 میں بنگلہ دیش کی جنگ آزادی کے دوران ہندوستان کی حمایت کے لیے شکریہ ادا کرتے ہوئے، ہندوستان کو بنگلہ دیش کے بڑے پڑوسی اور ایک قابل اعتماد دوست کے طور پر تسلیم کیا۔

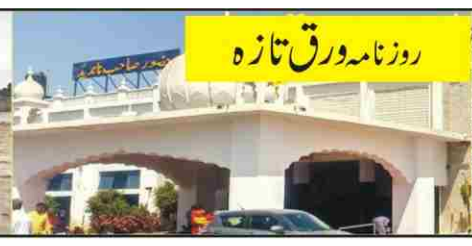

احساس فورم کے زیر اہتمام پروفیسر نوراللہ خان ایجوکیشن ایوارڈ تقسیم وتعلیمی رہنمائی پروگرام کا کامیاب انعقاد

انفرادی واجتماعی سطح پر حصول تعلیم کیلئے اقدامات کی ضرورت: آئی پی ایس عبدالرحمٰن

تعلیم کے ساتھ ساتھ دل میں خدا کا خوف بھی ہونا ضروری ہے: مفتی خلیل الرحمٰن قاسمی

ناندیڑ: یکم جولائی (نامہ نگار) احساس فورم ناندیڑ کی جانب سے دہم اور بارہویں میں 75 % سے زائد نمبرات والے طلباء و طالبات کے لیے پروفیسر نوراللہ خان ایجوکیشن ایوارڈ تقسیم اور تعلیمی رہنمائی کا پروگرام شاہو مہاراج کی 150 ویں یوم پیدائش کے موقع پر 30 جون کو بعد نماز ظہر حیدر گارڈن میں منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام کا مقصد مسلمانوں میں تعلیمی بیداری کے ساتھ امتیازی نمبرات سے کامیاب ہونے والے طلباء و طالبات کی حوصلہ افزائی کرنا تھا۔ اس پروگرام میں مفتی اول مراٹھواڑہ مفتی خلیل الرحمٰن صاحب، ونچیت بہوجن آگھاڑی کے قائد فاروق احمد، شیراز ابرار اللہ خان کو مدعو کیا گیا تھا، جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر آئی پی ایس و سابق انسپکٹر جنرل آف پولیس جناب عبدالرحمٰن (ممبئی)، کیرئیر کونسلر عامر انصاری (ممبئی)، ڈی وائے ایس پی سشیل کمار نایک، مفتی ایوب قاسمی، مولانا عظیم رضوی، مولانا سید آصف ندوی، مفتی اعظم، پروفیسر عبدالبصیر، ایڈیٹر ورق تازہ محمد تقی صاحب، جناب جاوید لطف اللہ، ایوب خان، وٹھل گائیکواڑ، ظہور احمد، مشتاق پٹھان، شیخ معراج اور اسلم خان کو مدعو کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز حافظ زبیر نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ ابتداء میں مفتی ایوب قاسمی نے پروگرام کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مولانا عظیم رضوی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ شروعات میں پروفیسر ظہور احمد، الطاف حسین، سرفراز احمد نے کیریر کاؤنسلنگ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعد ازاں کیرئیر کونسلر عامر انصاری (ممبئی) نے خطاب کرتے ہوئے نئی تعلیمی پالیسی اور ایجوکیشن سسٹم کی تبدیلی کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی، اسی طرح مختلف تعلیمی اسکیموں اور اسکالرشپ کے بارے میں بھی طلبہ کو واقف کروایا۔ عامر انصاری نے کہا کہ موجودہ دور میں تعلیم کے ساتھ ساتھ اسکلز ڈیولپمنٹ کرنا بھی ضروری ہے۔ صرف نمبرات لانے سے کام نہیں چلے گا، بلکہ اپڈیٹ معلومات رکھنا بھی ضروری ہے۔ انہوں نے تعلیم کے ساتھ ساتھ اسکلز ڈیولپمنٹ پر مشتمل جدید شارٹ ٹرم سرٹیفکیٹ کورسس کرنے کی بھی ترغیب دی۔ بالخصوص کمیونکیشن (بات چیت / اظہار خیال کی صلاحیت)، کریٹی ویٹی (تخلیقی ذہن)، کولیبریشن (باہمی تعاون) اور کریٹکل تھنکنگ (تنقیدی فکر) جیسی صلاحیتیں اپنے اندر پیدا کرنے کے لیے اس سے متعلق کورسس کرنے پر زور دیا۔ اسی طرح جدید ٹیکنالوجی، آرٹیفیشیل انٹلی جنس (اے آئی) اور چیٹ جی پی ٹی کے بارے میں بھی معلومات فراہم کرتے ہوئے ان کا سیکھنا بے حد ضروری قرار دیا۔ عامر انصاری نے مزید کہا کہ جو لوگ لکیر کے فقیر ہوتے ہیں وہ کبھی بھی ترقی نہیں کرسکتے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے درخواست کی کہ صرف تعلیم ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ اخلاقی اقدار اور قرآنی تعلیمات پر عمل بھی کریں۔ تب ہی ہم اس قوم و ملک کی خدمت کرسکتے ہیں۔ اگر آپ محنت کرتے ہیں تو آپ کو ترقی سے کوئی نہیں روک سکتا اور ایسے لوگوں سے جڑیں جو آپ کی مدد کرسکیں۔ اس موقع پر آئی پی ایس و سابق انسپکٹر جنرل آف پولیس جناب عبدالرحمٰن (ممبئی) نے اپنے خصوصی خطاب میں کہا کہ کسی قوم کی تعمیر اور اُس کا لیول و معیار کی پیائش کا انحصار ہیومن کیپٹل (باصلاحیت افراد) پر ہوتا ہے کہ اُس قوم میں ہر شعبہ حیات سے تعلق رکھنے والے باصلاحیت انسان (ڈاکٹرس، ٹیچرس، پروفیسرس، صحافی، سائنسداں، سیاست داں، گریجویٹ، پوسٹ گریجویٹ، ایم پی، ایم ایل اے، سوشل ورکرس وغیرہ) کتنے ہیں جس سے اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ قوم آگے جائے گی یا پیچھے جائے گی۔ 2005-06ء میں سچر کمیٹی کی رپورٹ اور 2007ء میں رنگناتھ مشرا کمیشن کی رپورٹ کے منظر عام پر آنے کے بعد یہ بات سامنے آئی تھی کہ مسلمانوں کی تعلیمی، اقتصادی فیصد اور سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کی حصہ داری بے حد کم اور مایوس کن ہے۔ انہوں نے تاسف کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ اُس قوم کے حالات ہیں جو قرآن کو مانتی ہے جبکہ قرآن کی ابتداء ''اقراء'' سے ہوئی تھی اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ '' علم حاصل کرو، اگر چین جانا پڑے۔'' عبدالرحمٰن صاحب نے ماضی میں مسلمانوں کے تعلیمی شغف کی ایک مثال پیش کرتے ہوئے کہا کہ عرب کے ایک مسلم اسکالر کا جب انتقال ہوا تھا تو اُن کی کتابیں کئی سو اونٹوں پر لانے کے بعد اُن کی لائبریری کو شفٹ کیا جاسکا۔ انہوں نے سرسید اور دیگر شخصیات کی بھی مثال پیش کی اور بتایا کہ علم کے ذریعے ہی انسان میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ اگر آپ تعلیم حاصل کریں گے تب ہی آپ اچھے شہری بن پائیں گے، تب ہی آپ اپنے خاندان، معاشرے اور قوم کو بہتر بنا پائیں گے۔ عبدالرحمٰن صاحب نے کہا کہ حکومت ریزرویشن کو ختم کر کے مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں، مواقعوں اور تعلیم سے دور رکھنے کی کوشش کررہی ہے۔ اس لیے ہمیں انفرادی و اجتماعی سطح پر حصول تعلیم کے لیے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے حصول تعلیم کے لیے اپنی ذاتی خواہشوں اور دلچسپیوں کی قربانی دینے اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ، صلاح الدین ایوبیؒ اور بڑی بڑی شخصیات کی سوانح عمری کو پڑھنے کی بھی ترغیب دی، تاکہ ان کی زندگی سے تحریک پاکر معاشرے وقوم کے لیے کچھ بہتر کرسکیں۔ ونچیت بہوجن آگھاڑی کے قائد و احساس فورم کے سرپرست جناب فاروق احمد نے تمام معزز مہمانوں اور حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ناندیڑ میں مختلف پروگرامز منعقد ہوتے ہیں لیکن تعلیم ہی ایک ایسا شعبہ ہے جہاں پر ہمیں سب سے زیادہ ترقی کرنے کی ضرورت ہے، اعلیٰ و معیاری تعلیم کے حصول میں مسلمانوں کی حصہ داری نہایت ہی کم ہے، تاہم وسائل کی کمی کے باوجود ناندیڑ کے کئی سارے مسلم طلبہ و طالبات نے دسویں و بارہویں جماعت میں اعلیٰ نمبرات حاصل کیے ہیں، جن طلبہ و طالبات نے اعلیٰ نمبرات کیے ہیں اُن کی اور اُن کے سرپرستوں کی حوصلہ افزائی کرنا ضروری ہے تاکہ اس سے تحریک پاکر طلبہ و طالبات اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے ملک وقوم کا نام روشن کرسکیں۔ الحمدللہ اس ضمن میں احساس فورم کے ذمہ داران نے پہل کرتے ہوئے ایسے طلبہ و طالبات کے لیے سابق ایم ایل اے پروفیسر نور اللہ خان ایجوکیشن ایکسلنس ایوارڈ دینے کی پہل کی ہے۔ قبل ازیں ہماری ٹیم نے ایک اور تعلیم یافتہ مسلم قائد مرحوم فاروق پاشاہ کی یاد میں کرکٹ ٹورنامنٹ کا انعقاد کرتے ہوئے اُن کے نام سے ایوارڈ دے کر نوجوانوں کی حوصلہ افزائی اور مسلم قیادت اور اُن کے کارناموں کو نسل نو تک پہنچانے کی سعی کی تھی، ان شاء اللہ ہر سال اسی طرح کے پروگرام منعقد کیے جاتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہر شعبے میں قابل افراد کا ہونا ضروری ہے، تاہم جب تک قابل قیادت و لیڈرشپ نہیں ہوتی تب تک اُس قوم میں قابلیت نہیں آتی۔ اس لیے قابل قائد اور قابل ٹیچر (درس و تدریس) ہی ایسے دو شعبے ہیں جو ملت کی تعمیر کرتے ہیں۔ جس قوم کے پاس قابل ٹیچرس اور قابل قائد ہوتے ہیں وہ قوم کبھی بھی کمزور نہیں ہوسکتی، تاہم آج اس ملک میں مسلمان ایک کمزور قوم کے طور پر نظر آتے ہیں، کیونکہ آج ہمارے پاس قابل ٹیچرس اور قابل قیادت کی کمی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ ہمارے پاس ہر اسکول میں ٹیچر اور ہر گلی و محلّہ میں لیڈر و قائد نظر آتے ہیں، لیکن ہمیں اُن کی قابلیت پر بھی غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں تعلیم کے ساتھ ساتھ سیاست کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ فاروق احمد نے طلبہ و طالبات اور سرپرستوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ دسویں کے مارکس آپ کو خواب دکھاتے ہیں' قابلیت نہیں دکھاتے، لیکن اُس خواب کو قابلیت میں تبدیل کرنے کے لیے آپ کو گیارہویں، بارہویں، نیٹ اور انٹرنس امتحان میں شدید محنت کرنی پڑے گی۔ انہوں نے سرپرستوں سے کہا کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے مستقبل میں بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہوں تو بچوں کو آج ہی سے گھر کی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے اُن کے کام (کپڑے و برتن دھونے وغیرہ) اُنہیں خود ہی کرنے کی عادت ڈلوانا ہوگا۔ فاروق احمد نے کہا کہ کسی قوم کی ترقی صرف ڈگری حاصل کرنے سے نہیں ہوتی ہے بلکہ اُس کے اندر کے اخلاق و قابلیت پر منحصر ہے، اس لیے ہمیں اخلاق و قابلیت پیدا کرنے کے لیے ہر زاویے سے محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ ممتاز عالم دین حضرت مفتی محمد خلیل الرحمٰن صاحب قاسمی نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ صرف اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے ہی کوئی قوم ترقی نہیں کرسکتی، بلکہ تعلیم کے ساتھ ساتھ خدا کا خوف بھی ہونا ضروری ہے۔ آج دُنیا میں بڑے بڑے جرائم انجام دینے والے تعلیم یافتہ لوگ ہی ہیں، اگر تعلیم کے ساتھ خدا کا خوف نہ ہو تو انسان سرکش بن جاتا ہے۔ ہمیں اپنی نسل کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت کی بھی ضرورت ہے، نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ اپنا وقت برباد نہ کریں، بلا وجہ گلی محلوں میں بیٹھ کر غیر ضروری تبصرے نہ کریں، بلکہ عشاء کے فوری بعد بلا وجہ گھروں سے باہر نہ نکلیں، فجر کی نماز اور قرآن شریف پابندی سے پڑھیں اور دوسرے لوگوں کو شکایت کا موقع نہ دیں۔ واضح رہے کہ مہاراشٹر کی تاریخ میں پہلی بار مسلمانوں کی تعلیمی حصہ داری کو برقرار رکھنے کے لئے چھترپتی شاہو مہاراج نے مسلم بورڈنگ ادارہ کا قیام عمل میں لایا تھا اور اس ادارے کو اپنے صدارت میں رکھتے ہوئے اس کے انتظامی امور کی ذمہ داری خود لی اور تمام پسماندہ طبقات کے ساتھ مسلمانوں کو ریزرویشن دیکر سماجی انصاف کی بہترین نظیر پیش کی تھی۔ اسی ماہ کے اختتام پر شاہو مہاراج کی 150 ویں یوم پیدائش کے موقع پر احساس فورم ناندیڑ کی جانب سے ایوارڈ تقسیم و تعلیمی رہنمائی کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ جس میں سینکڑوں کی تعداد میں طلبہ و طالبات اور اولیائے طلبہ نے شرکت کی۔ اس موقع پر معززین کے ہاتھوں دسویں و بارہویں جماعت میں اعلیٰ نمبرات حاصل کرنے والے کم و بیش 230 طلبہ و طالبات کو ایوارڈ و مومنٹو دے کر حوصلہ افزائی کی گئی۔ جن میں سے شیخ فیضان احمد محمود احمد (97.6 فیصد)، فریحہ نشاط محمد مشتاق (97 فیصد)، ماہین فاطمہ پٹھان نصر اللہ خان (96 فیصد)، شرینا روہین محمد سرفراز (95.6 فیصد)، محمدی یُسریٰ فاطمہ (95.4 فیصد)، منزہ افشین منتجب الدین (95.2 فیصد)، علینہ گوہر محمد تقی شاداب (95 فیصد)، رمشا کوثر ناظم الدین (95 فیصد) کے نام قابل ذکر ہیں۔ ساتھ ہی محمد طاہا ازہان جنہوں نے 88.63 فی صد نمبرات کے ساتھ کامیاب ہوتے ہوئے دہم کی پڑھائی کرتے ہوئے امسال قرآن پاک کا حفظ مکمل کیا۔ محمد طاہا کو مفتی خلیل الرحمٰن نے دعائیں دیں اور خصوصی استقبال کیا۔ احساس فورم کی جانب سے آئے ہوئے تمام معزز مہمانوں کا شایان شان پُر تپاک استقبال کیا گیا۔ احساس فورم کے ذمہ دار عبید باحسین نے پروگرام کی نظامت کے فرائض بحسن وخوبی انجام دیئے۔ فورم کے دیگر ذمہ داران شیخ معراج، محمد قاسم، ایڈوکیٹ شیخ بلال، عبدالسمیع، اظہر مومن، اظہر اللہ بیگ، فہیم فاروقی، ایس ایم صمیم، عمر فاروق، عتیق لیڈر، سرفراز خان، سید عبید، توصیف احمد، شعیب شیخ، ضیا الانعامدار، سید راشید، اکبر شیخ و دیگر کی کوششوں سے مجموعی طور پر ناندیڑ میں ایک تاریخ ساز پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

مہاراشٹر قانون ساز کونسل انتخابات

کانگریس نے پرگیہ ساتو کو امیدواری دی

ممبئی: یکم/جولائی (ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر قانون ساز کونسل کی 11 سیٹوں کے لیے ووٹنگ 12 جولائی کو ہوگی۔ اس دوران کانگریس نے اس الیکشن کے لیے اپنے امیدوار کا اعلان کردیا ہے۔ کانگریس نے پرگیہ راجیو ساتو کو نامزد کیا ہے۔ پرگیہ ساتو کانگریس لیجسلیٹیو کونسل میں موجودہ ایم ایل اے ہیں۔ قانون ساز اسمبلی کے ایم ایل اے ان امیدواروں کو قانون ساز کونسل کی 11 سیٹوں کے انتخابات میں منتخب کرنے جارہے ہیں۔ اس لیے اس الیکشن میں قانون ساز اسمبلی کی عددی طاقت فیصلہ کن ثابت ہوگی۔ فی الحال، کانگریس کے قانون ساز اسمبلی میں 37 ایم ایل اے ہیں۔ اس طرح کانگریس کا ایک ایم ایل اے منتخب ہوسکتا ہے۔ اس کے بعد کانگریس کے پاس کچھ ووٹ کا کوٹہ باقی رہ جائے گا۔ اس کوٹہ کو کانگریس سے اتحادیوں کی طرف موڑا جا سکتا ہے۔

دریں اثنا، بی جے پی نے قانون ساز کونسل کے انتخابات کے لیے پنکجا منڈے سمیت پانچ لوگوں کو امیدوار بنانے کا اعلان کیا ہے۔ پنکجا منڈے کے ساتھ پرینئے پھوکے، یوگیش تلیکر، امیت گورکھے اور سدا بھاؤ کھوت کو بی جے پی نے نامزد کیا ہے۔ قانون ساز کونسل کے ان ایم ایل ایز کا انتخاب قانون ساز کونسل کے ممبران کریں گے۔ عظیم اتحاد کی طاقت کو دیکھتے ہوئے اس میں بی جے پی کے 5 امیدوار جیت سکتے ہیں۔ اس کے مطابق بی جے پی نے ان پانچ لوگوں کو موقع دیا ہے۔ الیکشن کا نوٹیفکیشن 25 جون 2024ء کو جاری ہوگا۔ پرچہ نامزدگی داخل کرنے کی آخری تاریخ 2 جولائی 2024 ہے۔ نامزدگیوں کی جانچ پڑتال 3 جولائی کو ہوگی اور امیدواری واپس لینے کی آخری تاریخ 5 جولائی ہے جبکہ 12 جولائی کو ووٹ ڈالے جائیں گے۔

مانسون کے دوران خطرناک جگہوں پر گروپ فوٹو اور سیلفی لینے پر پابندی

ناندیڑ: یکم/جولائی (ورق تازہ نیوز) ضابطہ فوجداری 1973 کی دفعہ 144 کے مطابق ضابطہ فوجداری 1973 کی دفعہ 144 کے مطابق یکم جولائی 2024 سے 30 اگست تک ایک محدود علاقے کے طور پر دریا کے کنارے والے علاقوں میں کسی بھی ناخوشگوار واقعے کو روکنے کے لیے ناندیڑ ضلع میں پلوں، سڑکوں اور سیاحتی مقامات پر سیلابی صورتحال کے پیش نظر 2024 کے مانسون سیزن میں آدھی رات تک بھاری بارش کا اعلان کیا گیا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ ابھیجیت راوت نے اس سلسلے میں احکامات جاری کیے ہیں۔ ناندیڑ ضلع میں، آنے والے مانسون میں شدید بارش اور سیلاب کی صورت میں، دریا کے طاس، آبی ذخائر، پلوں، سڑکوں اور سیاحتی مقامات پر ہجوم، چھوٹی گاڑیاں لے کر، حکومت کی مقرر کردہ حدود کو پار کرنا، گروپ فوٹو بنانا، سیلفی لینے پر پابندی عائد کردی گئی ہے اور ان مقامات پر ضابطہ فوجداری 1973 کی دفعہ 144 کو نافذ کیا گیا ہے۔

جیل میں بند انجینئر عبدالرشید شیخ کو این آئی اے نے دی بطور رکن پارلیمنٹ حلف لینے کی اجازت

سرینگر: یکم/جولائی (ایجنسیز) لوک سبھا کے لیے منتخب اراکین میں سے ایک انجینئر عبدالرشید شیخ اب تک لوک سبھا رکن کی شکل میں حلف نہیں لے سکے ہیں۔ دراصل وہ ٹیرر فنڈنگ کے ایک معاملے میں قید و بند کی صعوبت برداشت کررہے ہیں، لیکن انسداد دہشت گردی ایجنسی این آئی اے نے اب انہیں بطور رکن پارلیمنٹ حلف لینے کی اجازت دے دی ہے۔ اس معاملے میں اب دہلی کی ایک عدالت کے فیصلے کا انتظار ہے جو کل سامنے آنے والا ہے۔ اس فیصلے میں ظاہر کیا جائے گا کہ کشمیری لیڈر انجینئر عبدالرشید شیخ کن شرائط پر حلف برداری کریں گے۔ قابل ذکر ہے کہ انجینئر راشد کے نام سے مشہور عبدالرشید شیخ نے حال ہی میں ہوئے لوک سبھا انتخاب میں بطور آزاد امیدوار بارہمولہ سیٹ سے کامیابی حاصل کی ہے۔ وہ 2019 سے تہاڑ جیل میں بند ہیں۔ این آئی اے نے ان پر ٹیرر فنڈنگ معاملے میں الزام عائد کیا تھا۔ وہ اٹھارہویں لوک سبھا میں باقی اراکین کے ساتھ حلف نہیں لے پائے۔ اپنی نظر بندی کے باوجود عبدالرشید نے جموں و کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کو 2 لاکھ سے زائد ووٹوں کے فرق سے شکست دی۔ گزشتہ ہفتہ (29 جون) کے روز ایڈیشنل سیشن جج کرن گپتا نے این آئی اے کو انجینئر رشید کی عبوری ضمانت کی عرضی پر جواب دینے کا حکم دیا تاکہ ان کی حلف برداری کا راہ ہموار ہوسکے۔ عدالت نے این آئی اے کو یکم جولائی تک اپنا جواب جمع کرنے کی ہدایت دی تھی۔ عبدالرشید کے علاوہ پنجاب کے کھڈور صاحب سیٹ سے جیت درج کرنے والے خالصتان حامی امرتپال سنگھ بھی جیل میں بند ہیں۔ وہ بھی دیگر اراکین پارلیمنٹ کے ساتھ حلف نہیں لے پائے۔

نیم سرکاری وامدادی تعلیمی اداروں کے تدریسی وغیر تدریسی ملازمین کو راحت

اساتذہ کو پرانی پنشن اسکیم کا آپشن دینے سے متعلق آئندہ تین ماہ میں فیصلہ، نائب وزیر اعلیٰ کی یقین دہانی

ممبئی: ریاست کے نیم سرکاری اور امدادی تعلیمی اداروں میں کام کرنے والے تدریسی وغیر تدریسی عملہ کو ریاستی حکومت کی جانب سے راحت دیئے جانے پر غور کیا جارہا ہے۔ اس کے تحت یکم نومبر 2005 سے قبل کے جاری کردہ سرکولر کے مطابق ملازمت جوائن کرنے والوں کو انہیں پرانے پنشن کے تعلق سے آئندہ 3 ماہ میں فیصلہ کیا جائے گا۔ یہ اطلاع ریاست کے وزیر خزانہ اجیت پوار نے اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں دی ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ اجیت پوار نے آج اسمبلی میں نیم سرکاری اور امدادی اداروں میں کام کرنے والے اساتذہ اور غیر تدریسی عملہ کو پرانی پنشن اسکیم کا اختیار حاصل کرنے سے متعلق سوال کا جواب دیا۔ نائب وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ حکومت نے حال ہی میں 1 نومبر 2005 سے پہلے کے سرکولر کے بعد سرکاری ملازمت میں شامل ہونے والے سرکاری ملازمین کو پرانی پنشن اسکیم کا اختیار دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے میں صرف سرکاری افسران اور ملازمین کو مرکزی حکومت کے مطابق مہاراشٹر سول ریٹائرمنٹ رولز، 1982 اور مہاراشٹر سول ریٹائرمنٹ پنشن رولز، 1984 اور جنرل پرووڈنٹ فنڈ رولز کی دفعات کو لاگو کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے یہ بھی کہا کہ نیم سرکاری اور امدادی اداروں میں کام کرنے والے اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کے معاملے میں اس فیصلے کو نافذ نہیں کیا گیا ہے کیونکہ یہ معاملہ زیر سماعت ہے۔ زیر سماعت معاملے کے بارے میں پوچھے جانے پر سوال پر وضاحت دیتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایسے تعلیمی ادارے جنہیں حکومت تسلیم کرتی ہے اور انہیں 100 فیصد سبسڈی ملتی ہے، امداد یافتہ ادارے کہلاتے ہیں۔ یہ فیصلہ بامبے ہائی کورٹ نے 30 اپریل 2019 میں دیا تھا۔ حکومت کے فیصلے کو اساتذہ کی تنظیموں نیسپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ اس بارے میں سپریم کورٹ کا جو بھی فیصلہ ہوگا، ریاستی حکومت اس کے مطابق کارروائی کرے گی۔ اجیت پوار نے کہا کہ ملک اور ریاست کی معاشی حالت کے پیش نظر اس وقت کی مرکزی حکومت نے پرانی پنشن اسکیم کو بند کر کے نئی پنشن اسکیم شروع کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ بعد میں مختلف ریاستوں کے سرکاری افسران اور ملازمین نے پرانی پنشن اسکیم کو لاگو کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ مرکزی حکومت اس بارے میں مثبت ہے۔ ریاستی حکومت نے اس سلسلے میں مرکزی حکومت سے بھی معلومات طلب کی ہے۔ ریاستی حکومت نے افسران اور ملازمین کے مطالبات کا مطالعہ کرنے اور سفارشات دینے کے لیے ریٹائرڈ انتظامی افسران کی ایک کمیٹی بھی مقرر کی ہے۔ ناگپور کے سرمائی اجلاس میں پرانی پنشن اسکیم کے تناظر میں ریاستی حکومت کے رول کو لے کر ایک بیان دیا گیا ہے۔ پرانی پنشن اسکیم کو لاگو کرنے کے سلسلے میں کچھ ریاستوں کی طرف سے لئے گئے فیصلوں کے بارے میں بھی جانکاری مانگی گئی ہے۔ موجودہ حکومت افسران اور ملازمین کے مفاد کو پیش نظر رکھتی ہے اس لیے ان کے مطالبات کو کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔

زراعت کے شعبے میں بھی اچھا' کیرئیر' بنانے کا پیغام طلباء کو ضلع پریشد کے ذریعے بھیجیں: سی ای او

ناندیڑ: یکم/جولائی (ورق تازہ نیوز) اگر آپ اپنی ذہانت کا استعمال کرتے ہوئے تخلیقی طور پر کھیتی باڑی کرتے ہیں تو یہ کاروبار ایک بہترین کیرئیر کا باعث بن سکتا ہے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ جو خود کو زراعت کے لیے وقف کرتے ہیں وہ مزدوروں سے بہتر زندگی گزار رہے ہیں۔ زراعت میں اچھا کیرئیر ہے۔ تاہم ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹیو آفیسر مینل کرنوال نے امید ظاہر کی کہ کامیابی کی یہ کہانیاں لوگوں تک پہنچنی چاہئیں۔ وہ آج ناندیڑ ضلع پریشد کے یشونت راؤ چوہان آڈیٹوریم میں وسنت راؤ نائک کی یوم پیدائش کے موقع پر منعقدہ یوم زراعت کے پروگراموں سے خطاب کررہی تھیں۔ آج ضلع پریشد میں یوم زراعت کے موقع پر ریاستی ایوارڈ یافتہ کسان، زرعی سائنسدان، ماہر زراعت ڈاکٹر۔ بابا صاحب امبیڈکر کرشی سواولبن یوجنا سے فائدہ اٹھانے والوں، زراعت کے شعبے میں کام کرنے والے صحافیوں کو اعزاز سے نوازا گیا۔ اس اعزازی تقریب کے بعد کسانوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے زرعی شعبے میں روایتی طریقہ کار کو چھوڑ کر سائنسی اور تخلیقی انداز میں کام کرنے کی ضرورت کو واضح کیا۔ کھیتی باڑی کرنے کے بجائے کیونکہ کچھ نہیں ملتا، ہمیں وہ کرنا چاہیے جو ہم کر سکتے ہیں۔ کیونکہ زراعت کا موضوع بہت سے عوامل پر منحصر ہے۔ تو جو لوگ ان تمام عوامل کا مطالعہ کرتے ہیں۔ بہت سے لوگوں کے اعمال سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ اگر ایسا شخص اپنے آپ کو اس کے لیے وقف کردے تو کوئی ناکامی نہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ محکمہ زراعت زراعت کے شعبے کے بارے میں مختلف کورسس میں یہ جانکاری فراہم کرے تاکہ نئی نسل کو معلوم ہو کہ ضلع پریشد کے اسکولوں سے زراعت میں اچھا کیرئیر بنتا ہے۔

اہانت اسلام پر ایک عیسائی کو سزائے موت سنائی گئی

لاہور: پاکستان کی ایک عدالت نے ایک عیسائی کو سوشیل میڈیا پر ''اہانت اسلام'' والی پوسٹ کرنے پر سزائے موت سنائی۔ اس پوسٹ پر برہم ہجوم کے حملہ میں گزشتہ برس پاکستانی صوبہ پنجاب میں کئی گرجا گھروں اور عیسائیوں کے مکانوں کو آگ لگادی تھی۔ عہدیداروں نے پیر کے دن یہ بات بتائی۔ اگست 2023 میں ضلع فیصلہ آباد کی تحصیل جڑاں والا میں جو صوبہ دارالحکومت لاہور سے تقریباً 130 کلومیٹر دور واقع ہے۔ برہم بھیڑ نے کم از کم 24 گرجا گھروں اور عیسائیوں کے 80 سے زائد مکانوں کو آگ لگادی تھی۔ یہ بھیڑ اس خبر پر برہم تھی کہ دو عیسائیوں نے قرآن کی بے حرمتی کی ہے۔ پولیس نے 200 سے زائد مسلمانوں کو حراست میں لیا تھا لیکن ان میں ایک کو بھی تاحال خاطی قرار نہیں دیا گیا۔ ان میں 188 کو عدالت نے ثبوت نہ ملنے پر یا ضمانت پر رہا کردیا۔ انسدادی دہشت گردی عدالت کے جج (ساہیوال) ضیاء اللہ خان نے ہفتہ کے دن احسن راجہ مسیح کو سزائے موت سنائی اور 10 لاکھ روپے جرمانہ عائد کیا۔

ہندوستان کے خلاف ٹی-20 سیریز کے لیے

زمبابوے نے اپنی ٹیم کا کیا اعلان، انتم نقوی ٹیم میں شامل

نئی دہلی: یکم/ جولائی (ایجنسیز) ہندوستانی ٹیم کو ٹی-20 عالمی کپ کا تاج پہنے ابھی چند ہی روز ہوئے ہیں، اور اب اس ٹیم کے زمبابوے دورے کی تیاری شروع ہوگئی ہے۔ 6 جولائی سے شروع ہونے والے دو فریقی ٹی-20 ٹورنامنٹ کے لیے ہندوستانی ٹیم کا اعلان پہلے ہی چکا ہے، اور اب میزبان ٹیم زمبابوے نے بھی اپنی ٹیم فائنل کر دی ہے۔ ہندوستان کے خلاف زمبابوے اپنی ایک مضبوط ٹیم میدان پر اتار رہی ہے جس کی کپتانی سکندر رضا کریں گے۔ اس ٹیم میں ایک انتہائی اہم کھلاڑی کی انٹری ہوئی ہے جس کے کھیل پر سبھی کی نظریں رہنے والی ہیں۔ اس کھلاڑی کا نام انتم نقوی ہے۔ نقوی ایک بہترین ا?ل راو?نڈر کھلاڑی ہیں جنھوں نے 10 فرسٹ کلاس میچوں میں نہ صرف 792 رن بنائے، بلکہ 20 وکٹ بھی لیے ہیں۔ فرسٹ کلاس کرکٹ میں ان کا سب سے بڑا اسکور ناٹ ا?و?ٹ 300 رن ہے۔ زمبابوے اسکواڈ کی بات کریں تو کپتان سکندر رضا اور انتم نقوی کے علاوہ ٹیم میں فراز اکرم، برائن بینیٹ، جوناتھن کیمپبل، تینڈائی چٹارا، لیوک جونگوے، اینوسینٹ کیا، کلائیو مداندے، ویسلی مادھیویر، تدیوانا شے مارومنی، ویلنگٹن مساکادزا، برینڈن ماووتا۔ بلیسنگ مزاربانی، ڈایون مایرس، رچرڈ نگاروا، ملٹن شمبا شامل ہیں۔ 5 میچوں کی ٹی-20 سیریز کا پہلا میچ 6 جولائی کو کھیلا جائے گا اور دوسرا ٹی-20 میچ اگلے ہی دن یعنی 7 جولائی کو ہوگا۔ تیسرا ٹی-20 مقابلہ 10 جولائی، چوتھا مقابلہ 13 جولائی کو اور پانچویں یعنی ا?خری مقابلہ 14 جولائی کو کھیلا جائے گا۔ سبھی مقابلے ہرارے اسپورٹس کلب میں ہی ہوں گے، یعنی ہندوستانی ٹیم سفر کی اذیت سے بچی رہے گی۔ اس سیریز کے لیے ہندوستان کی ایک ناتجربہ کار ٹیم زمبابوے جا رہی ہے، لیکن کسی بھی کھلاڑی کو کمتر نہیں تصور کیا جا سکتا۔ شبھمن گل کو اس ٹیم کی کپتانی ملی ہے اور ان کے ساتھ یشسوی جیسوال، ریتوراج گائیکواڑ اور ابھشیک شرما جیسے ماہر سلامی بلے بازوں کو ٹیم کا حصہ بنایا گیا ہے۔

مانسون کے دوران سیاحوں کی حفاظت کے لیے ریاستی حکومت کی کیا پالیسی ہے؟: نانا پٹولے

ڈیم میں ایک ہی خاندان کے 5 افراد کی موت سنگین واقعہ

ممبئی: لوناولا کے بھوشی ڈیم علاقے میں ایک ہی خاندان کے 5 افراد کی موت کا واقعہ انتہائی افسوسناک ہے۔ یہ پہلا واقعہ نہیں ہے، مانسون کے دوران اس طرح کے واقعات اکثر ہوتے رہتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ریاستی حکومت نے سیاحوں کی حفاظت کے لیکیا کوئی پالیسی یا نظام بنایا ہے تاکہ ایسے حادثات نہ ہوں؟ لوناولا کی طرح ریاست کے دیگر حصوں میں بھی مانسون کے دوران سیاحوں کی بڑی تعداد آتی ہے۔ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر نانا پٹولے نے مطالبہ کیا کہ حکومت بتائے کہ ریاستی حکومت نے مانسون کے دوران سیاحوں کی حفاظت کے لیے کیا اقدامات کیے ہیں؟ پیر کو اسمبلی میں تحریک التوا کے دوران نانا پٹولے نے حکومت کی توجہ لوناولا واقعہ کی طرف مبذول کرائی۔ انہوں نے کہا کہ مانسون کے دوران سیاح ریاست کے دیگر حصوں میں ڈیموں کا رخ کرتے ہیں، لیکن ان کی حفاظت کا خیال نہیں رکھا جاتا ہے۔ جبکہ ایسے واقعات تواتر سے پیش آتے رہتے ہیں۔ نانا پٹولے نے کہا کہ پوئی کے جئے بھیم نگر میں پسماندہ طبقے کے 650 خاندان اب بھی بارش کے دوران سڑکوں پر رہ رہے ہیں۔ اس معاملے میں اسمبلی اسپیکر راہل نارویکر نے ہدایت دی ہے کہ ان کی رہائش کا انتظام کیا جائے لیکن یہ خاندان اب بھی کھلے میں رہنے پر مجبور ہیں۔ اگر حکومت بلڈرز کے ساتھ ہے تو انہیں صاف صاف کہنا چاہیے۔ نانا پٹولے نے کہا کہ ملک کے مالیاتی دارالحکومت میں اگر لوگ کیڑے مکوڑوں کی مانند رہنے پر مجبورہ ہیں تو یہ کسی طور درست نہیں ہے۔ ہم نے اتوار کو جئے بھیم نگر کا دورہ کیا لیکن وہاں کی صورتحال جوں کی توں ہے۔ ریاستی حکومت کسی بھی معاملے میں سنجیدہ نہیں ہے۔ نانا پٹولے نے یہ بھی کہا کہ اگر حکومت اسمبلی اسپیکر کے حکم پر عمل نہیں کرتی ہے تو یہ ایک سنگین معاملہ ہے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4 'بڑی درگاہ' گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔